

کتاب رمل و نجوم و جہات عالم و غیر کتاب ایازمانہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

رسالہ سدرس لبحث

یہ ایک نادر مجموعہ انتخاب مفید طلباء

Chemistry بحث علمیہ منقسم ہے

12

۱۔ بحث اول میں علم طبیعی و علم ہیئت کو عمدہ عمدہ سوالات ہیں۔

۲۔ بحث دوم میں۔ جغرافیہ کثرت شعرون کا اور ان کے نام و نشان۔

۳۔ بحث سوم میں سوالات دریافت مذہبی کا بیان ہے۔

۴۔ بحث چارم میں۔ بیان خاصیت اشیاء فوائد سیم و زرد جو اہرارت و تاثیرات جات و قیولات

۵۔ بحث پنجم میں۔ ذکر راجگان ہندوستان و شاہان ایران صاحب تخت و گیمان

۶۔ بحث ششم میں۔ سوالات حسابی نادر نادر قابل امتحان اور سوالات مغالطہ حسابی اتھان

باہنہ فوائد کثیر مفید بتدیان نقشہ کردہ اور نقشہ روئے زمین

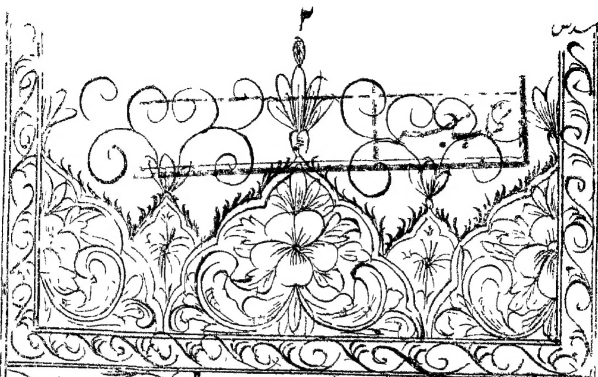
حسب بیان حکما و یونان و نقشہ روئے زمین مرتبہ مہندسان یورپ

دراقت علوم و فنون فنی را و ہے لال صاحب میں قصہ ہومان متعلقہ لکھنؤ و دیگر

مرتبہ اول بجا و اپر مل مشاعر

مقام لکھنؤ

مطبع نامی مٹی نول کشوین چیمپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد حیدر اوس ایندہ جہاں و صانع بے مثال کی مولف ناچیز ذرہ ہمہ قداریے ہونا محال لایا
اوس سے درگزر کر کے بیان حال ہے یعنی مجھ بندہ خاکسار سرایا انگار سے راست لال
ولد لالہ موہن لال قوم کا پیچہ و ناٹو سا کن قبضہ موہان فی خصوص واسطے فائدہ عام کے
اس رسالہ کو تصنیف کر کے پیش حکام والا مقام کے کیا اونا نام اس سالہ عیدیکہ سارے
رکھا طالبان علم و شائقان اس فن کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ اگر سہو و خطا کہ لازمہ
بشریت ہے رسالہ ہذا میں ملاحظہ کریں بنظر اصلاح ترمیم فرما دیں ورنہ خموشی عیدیکہ
بفقد روضہ در اصلاح کو شند و ذکر اصلاح متواند خوشند و بہ رسالہ منقسم ہے
چھٹے بحث پر لند اسد رسالہ بحث نام ہے بحث اول میں ذکر ریاضی علم ہیئت کا ہے
بحث دوم میں بیان جغرافیہ اکثر جا بحث شوم میں سوالات دریافت حالات مذہبی
بحث چہم میں ذکر راجگان و بادشاہان ماسبق کا بحث چہارم میں بیان خاصیت
اشیا بتفصیل چار تکرار کے تکرار اول بقولہ اندیمہ دروغیہ تکرار دوم بخاصیت جوامہات
تکرار سوم بیان تاثیر میوہات و بقولات اشیا مستعملہ روزمرہ تکرار چہارم بقائد
نور و شب و کرشت و شرب و غیرہ بحث ششم سوالات حساب دانی قاعدہ و تفرق

بحث اول در سوالات نجوم سوال اہل ہند بیان کرتے ہیں کہ اس جنوبی
 میں کوہ سمیر طائی ہے اور اہل یورپ جو اہل ان اسکے معقول نہیں اسکی کیا
 اصیات سے نہ فائدہ جو اہل ہندوستان میں بوجہ وقوع حادثات مذہبی کے
 اس سرکرت کا مثل ہر صد سالہ کے نہایت ضعیفہ ہو گیا اور جس حیثیت پر ہے
 اور کھائی کوئی نہ اہل ان میں ہے پس بغیر علم کے جواب کیونکر ہو سکے مذہب مذہب
 میں تاویلات پر نسبت اور اور نہ ہو سکے زیادہ تر مثلاً تاویل مذہب اسلام میں ذکر
 مہرارت میں لکھا ہے کہ آمد و رفت نہ طبق آسمان کی اس عرصہ اقل میں ہوتی کہ نسبت
 کی گرمی نہ کئی فرسخت دروازہ کی ملتی رہی اس عرصہ کو عقل کب قبول کر سکتی ہے
 نہ یاں بقول علما و فقہاء کے البتہ ایجاب عقل سے بقول سہروردی کہ برف پاک
 نہ اٹھ پڑ سہروردی کہ برف پاک را احمد دہشده علی ہذا کا بیانیہ کب عقل قبول کرتی ہے
 مگر تاویل سے البتہ ممکن ہے انہوں بھی ایسا ہی کچھ بیان کیا ہو غرض کہ تاویل جملہ مذہب
 میں واسطے ترقی اشتیاق مبتدیان کے مجتہدان نے لکھا ہو اس تاویلات کو جامع و
 لوک بہت کم ہیں آہم بطلب یضے جواب سوال کا راست براست حسب تحقیقات
 صاحب تواریخ تنقیح الاخبار و دیگر زبانی منجھان واقف کار کے یہ ہے کہ سمیر نام دہر کا
 ہے جو بزمہ ثوابت روشن ہے جسکو قطب شمالی کہتے ہیں وجہ تسمیہ سمیر کی
 یہ ہے کہ جس طرح سے جملہ دانہ مالابغیر شمس کے پھرتے ہیں اور سمیر جسکو فارسی میں
 امام کہتے ہیں وہ پچاس روز قایم رہتا ہے اس طرح سے سیارہ مثل دانہ سمیر
 کے دوران میں اور سمیر یعنی سمیر ثابت ہے یعنی اہل ہند میں اہل ہند
 کو بھی کہتے ہیں لہذا کم بھی ہے لوگوں نے اس اہل یعنی ثابت کے معنی بیان کیے
 وہی سختی پیش آئی غرض کہ سمیر نام دہر کا ہے جسکو قطب شمالی کہتے ہیں فقط بقول
 فیضی سمیر کو پہاڑ بیان لکھتا ہے ورنہ بیان نجوم میں نہیں سوال
 اہل ہند کا بیان ہے کہ جملہ سب دیپ ہیں مع اس جنوبی دیپ کے جو کہ علم
 انسانی ہے کہ اگر دہر ہفت دیپ کے سات سہروردی مختلف حسب تفصیل

ذیل واقع ہیں اور زمین بعض جنوبیپ سے چھوٹے و بعض کلان اور سبکو ہی جنوبیپ پر قرار دے ہیں اسکی کیا کیفیت ہے یہ نہایت ظان قیاس معلوم ہوتا ہے

التفصیل دیپ ما

کشتیپ محیط دریائے روم و غیرہ	شمالی دیپ محیط دریائے ماست یعنی مٹھا
حبشہ و دیپ محیط دریائے مشور	ساکدیپ محیط نصف دریا و غیر نصف مشور
گومیدک دیپ محیط دریائے تراب سرخ	ہیکروپ محیط دریائے مشربت

گردچہ دیپ محیط دریائے مشرب و غیرہ

جواب ہو کہ بیان عام ہے اور زمین بیشک جائے کلام ہے عام بہ تقلید حکماء یونانیان کے ہونا اور چھ دیپ کا اسی زمین جنوبیپ پر غلط فہمی سے بیان کرے ہیں وہ تقسیم ارضی اور طرح سے ہے یعنی جس طرح حکماء نے تقسیم ہفت اقدیم بسا بسبعہ سیارہ کے کی ہے علیہذا منجان ہند نے بھی تقسیم ارضی بسا یہ نوکرہ نوکھند یعنی نو حصہ تقسیم کے دو حصہ جو تاریکی کے قے حکماء نے واکذاریجو اہل ہند نے ان دو نو حصوں کو بسا یہ راس و زنب یعنی راہ و کیت قرار دیا غرض کہ یہ تقسیم جنوبیپ کی ہے اور کیفیت و میونکی جدا گانہ تعلق نجوم سے ہے روشنی صداقت علمی کی دیوئی اور کے نام سے روشن ہویت مابین چراغ کو کہتے ہیں جس طرح یہ چراغ گ سے روشن ہوتے ہیں اسبطر سے یہ بسبعہ سیارہ یعنی بسبب دیپ آفتاب سے روشنی پاتے ہیں لہذا انکا نام دیپ رکھا گیا یہ بسبب دیپ یعنی بسبعہ سیارہ جو آفتاب سے روشنی پاتے ہیں بقول اہل ہند یقیناً و بقول اہل یورپ قیاساً کسی خلقت سے آباد ہیں اور گردش کر کے ہیں اپنے اپنے دائرہ معینی پر اور ہر ایک سیارہ میں جو گردش میل اس عالم یعنی دیپ کے ہونارات و دن کا واجب ہوا لہذا بقول منجان یورپ قدرت قادر تیر سے ہر ایک دیپ یعنی سیارہ میں بقدر ضرورت ایک ایک دو دو چنان وقت شب کے روشنی دیتے ہیں حسب بیان نظام شمسی

اہل یورپ یعنی جس طرح سے چاند روشنی دیتا ہے زمین کو اسی طرح سے زمین تیرہ حصہ زیادہ چاند سے چاند کو روشنی دیتی ہے عالم مریخ کو دو چاند باہم مستقبل نظر آتے ہوئے بقول اہل ہند مثل اس دیپ یعنی جذبہ دیپ کے کہ جسے خلقت انسانی آباد ہے ہر دیپ کے گرد اگر دوسرا یعنی دریا کے محبت ہے مگر رنگ زمین و مزارع آب میں تفاوت ہے چنانچہ عطارد و زہرہ و ماہ ان تین عالموں کی زمین کی خاک مثل چینی شکر کے نہایت مفید ہے اور اس عالم یعنی جنوبی دیپ کی خاک زرد ہے عالم مریخ کی خاک سرخ مثل کیڑے کے ہے عالم مشتری کی زمین نیم زرد ہے یعنی شترتی ہے عالم زحل کی زمین سیاہ مار ہے لہذا چمک ہر ستارہ کی حسب رنگ زمین اس عالم کی ہے اور روشنی آفتاب کی حسب مدارج نزدیک و دور کے سب کو حسب رنگ زمین کے چمکاتی ہے اب کیفیت و وجہ ثبوت رکاکت و غلات آب پھر محیط ہر دیپ یعنی ہر ستارہ کی بہ تفصیل ہر ہفت ستارہ یعنی سبب دیپ کی بیان کی جاتی ہے و اخراج ہو کہ پہلا دیپ یعنی عطارد آفتاب سے بہت قریب ہے لہذا بحر محیط اس کا خشکاب مثل کچھڑ کے جس کو روغن زرد سے تشبیہ دی گئی ہے اور دوسرا دیپ یعنی زہرہ بہ نسبت عطارد کے المصاعف دور ہے لہذا اس کے بحر میں نصف پانی مثل مٹھا کے ہے تیسری دیپ یعنی جنوبی دیپ میں بالکل پانی ہے اس دیپ پر حرارت آفتاب کی ختم ہے آئندہ چوتھی دیپ یعنی ماہ من نہایت سردی سے بحر محیط ہے باقی اوتینوں میں یعنی سیاروں میں پرب گرمی کرہ نار و گرمی ہوا کی پانی پتلا ہے رنگت و ارجیہا کہ لکھا گیا ہے فقط

کیفیت حیثیت سبت دیپ یعنی سبب ستارہ اول کی دیپ

جس کو عربی میں عطارد اور فارسی میں تیر اور ترکی و رومی میں ہارس و عبری میں کمان اور ہندی میں بدھ لوک کہتے ہیں یہ دیپ بہ نسبت اور دیپوں کو آفتاب سے

بہت قریب ہے یعنی بقول اہل یورپ تین گز سے لے کر ایک میل تک جو قریب
 آفتاب کے نزایت حدت سے اس بحر محیط میں ہونا کافی ایک کواکب اس طرح
 سے زمین کی قوت آب سے مثل کپڑے کے لایہ نہایت نہ فیہ رنگ سے رنگ
 زمین کی ہے جو کہ بقول حکما و نیز ماہینہ سے پانی میں مزج یعنی اس میں ہونی ہے
 پس وہ مٹی سفید رنگ لکھا یا مثل گھی یعنی رزغن زرد کی تشبیہ ہی گئی ہے
 عام زمین بلکہ تشبیہ تام ہے فقط وہ سب لکھا ہے جسکو عربی میں ہر
 فارسی میں زامید مغولی میں خدبان رومی میں افروز ہندی میں سکر کہ کہتے ہیں
 یہ دیپ نسبت عطار د کے بہت دور ہے یعنی چھ کروا شی لاکھ میل
 دور ہے جو کہ عطار د کے امتناع دور ہے لہذا ابو جہ کی حد آفتاب کے
 نصف پانی و نصف مٹی آمیز مثل ماست یعنی مٹھا کے ہے اسکی چمک بوجہ
 ہونے پانی اور مٹی سفید رنگ لکھا کے زیادہ سے سو مہر جو دیپ
 جنیو دیپ جسکو ہولوک کہتے ہیں جہاں کسان وغیرہ آبادی ہے یہ بھی مثل
 اور سیاروں کے تابان و روشن ہے اس وجہ سے نام جنیو دیپ ہے پانی اس
 زردی یا بل حسب رنگ زمین کے ہے کنڈلا اور شور او لکھا کے زمین آفتاب
 سے نو گز و میل دور ہے یہ دریا شور و اتصال رکھتا ہے دریا بحر محیط عالم فقط
 چہار مہر سا گدیپ جسکو فارسی میں ماہ ترکی میں انی بحری و لغوی میں سارا
 رومی فقہاء بخضای میں پوپہ ہندی میں چندر لک کہتے ہیں بحر محیط اس دیپ کا
 نصف مثل شیر و نصف بے انہریش دریا کے شور شور ہے یہ دیپ بقول اہل یورپ
 دو لاکھ چالیس ہزار میل یعنی ایک لاکھ بیس ہزار کہ اس زمین سے دور ہے
 بقول حکما ایک لاکھ آٹھ ہزار میل ہوتا ہے اور صحیح معلوم ہوتا ہے قریب کے
 زمین سے جو کہ زمین اس دیپ کی سفید ہے اور آفتاب سے بہ نسبت زمین کی
 زیادہ دور ہے لہذا پانی اسکا نہایت سردی سے بخیر مثل شیر کے ہے برقی ہے
 لہذا شیر سے تشبیہ دی گئی اور وہ شور ہونے لگتا ہے دریا کے محیط شکا دیپ

یعنی عالم ماہ کی یہ ہے کہ چاند وقت گردش گرد زمین کے جب کہ سرج پر انکسار
 سطحی زمین کو قرب ہو جاتا ہے اس وقت قوت جاذبہ زمین کی کہ تیرہ حصہ قوت
 جاذبہ ماہ سے زیادہ ہے عالم ماہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے اس حالت میں
 نصف دریا سے محیطہ عالم ماہ کا اس دریا سے شور سے ملتا ہے وقت آمیزش
 کے نہایت آواز زور شور کی ہوتی ہے اور پانی سمندر کا بڑھ جاتا ہے جس وقت
 ماہ نقطہ وسطی سے دور ہوتا ہے یعنی تنزول میں جاتا ہے اس وقت بہن پانی
 سمندر کا بدستو بمٹ کر اپنے مقام پر ہو جاتا ہے اس حالت شروع و تنزول
 کو ہندی میں جو ارجا ٹھکانا فارسی جزر و مد کہتے ہیں لہذا نصف دریا سے عالم ماہ کا
 شور و نصف مثل شیر کے برف ہے اسی آمیزش بحرین سے شاید اہل یورپ
 نظام سمشی میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس عالم ماہ کا راستہ مقرر کیا ہے
 رسالہ ہیئت محقق طوسی و رسالہ فخر رازی میں لکھا ہے کہ کترہ قمری مثل کترہ اخنی
 کے سے سب طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہے جو نشان سیاہی کے معلوم
 ہوتے ہیں وہ خشکی زمین و پیار وغیرہ کی ہے روشنی آفتاب کی عکس جتنی ہوتی ہے
 والہ عالم بالصبوب فقط کو میدک دیپ جبکہ عربی میں مریخ فارسی میں یوم
 ترکی و رومی میں آرس عبرین ہقعہ ہندی میں منگل و بھوم لوک کے ہیں مسافت
 اسکی آفتاب سے چودہ کرو زبیل ہے لہذا بوجہ دوری آفتاب سے کہ قلت جاذبہ
 سے پانی بحر محیطہ اس دیپ کا نہایت شفاف ہلا کہ رہے اور رنگ زمین کا
 مثل گیر و مٹی کے شبنم ہے لہذا پڑنے خفیف عکس آفتاب بوجہ دوری کے
 بحر محیطہ اس عالم کا مثل شراب ناب کے شبنم نظر آتا ہے لہذا شراب سے
 تشبیہ دی گئی نقطہ پشکر و دیپ جبکہ فارسی میں برجیس اور عربی میں مشرقی
 اور ترکی رومی میں ربونس عبری میں ہروم ہندی میں برہسپت و نور لوک
 کہتے ہیں یہ دیپ آفتاب سے چون کرو میل دور ہے اور اس زمین کا
 رنگ نیم زرد ہے لہذا شربت سے مشال دی گئی کہ روچھ دیپ

ہسکو عربی میں ارحل فارسی میں کیوان رومی میں افرو قس عبری میں سطرہ ہندی میں
 سطرہ ہندی میں لو کہ یہ دیپ آفتاب سے نہایت دور ہے لہذا اس دیپ کے
 جو حیرت کا پانی بوجہ دوری آفتاب اور رنگ زمین کے نہایت شفاف و سیاہی
 دکھلاتا ہے لہذا مثلاً شیرہ نیشکر کے کہا گیا غرض کہ جمعہ ستارہ کو سبت دیپ
 کے تین بیان ہمام کا یہ جو ہم دریافت حال تاویلات کے جو کہ ثابت نہیں ہو سکتا
 سراسر غلط بیانی ہے سو اہل یورپ نے چھ ستارہ جدید ہند پر یہ دو ہیں
 دیشم ہن ہنگو اہل رصد سابقین و تاجیک اسکی کیا کیفیت ہے فی الحقیقت
 نہ دیکھ سکے اور دوسرے کی غلط بیانی ہے فقط جواب فی الحقیقت منجانب
 اہل ہند ہے یہ چھ ستارہ دیکھا مگر منجانب ہند نے بقوت اشتراق دریافت کیا
 ہے کہ ان کے نام سے ماسبق نے بھی وہی اہل ہند اکثر حالات جو ہر چار صد و معمولہ
 کی غریب سے دیکھے ہیں وہ بجا حالات بقوت اشتراق بیان ہیں یعنی جو کہ
 ابھی یاس سے اور حکما لکھتے ہیں کہ آبادی خراب ہے اہل یورپ ہر فتنان لکھتے ہیں
 اہل ہند نے بیان این عالموں کا یعنی ستارہ جدیدہ کا بھی مختصر حال
 حکایت کیا ہے وہ ہونا ایک ہے جس کو حکماء سابقین نے
 جو چاندی غصب الہی کے چار گھرے کیے گئے لکھتے ہیں اور ان عالموں کو
 مذہب و شان ریختہ ہے ان کے لکھتے ہیں کیفیت مفصل یہ ہے کہ جو چھ
 ستارہ جدیدہ اہل یورپ نے ہند پر دیکھے وہ ستارہ ایسے انہیں
 دیکھنے والوں کے نام سے مشہور ہوئے نام ان ستاروں کے یہ ہیں سیس
 سیس و سٹا جو ان ستاروں کو بارہ میں حکما کا قول ہے کہ اس
 ایک ستارہ کے بغض الہی چار گھرے کیے گئے جسکو اہل ہند نے اپنے
 بیان میں دو گنا سے قائم کیے ہیں اور جو دو ستارے اور سوائے ان کے اہل یورپ
 نے دیکھے ہیں ہر شل و چھون یہ بھی دونوں معمول عالم و مثال یعنی جنیان
 کے ہیں اب کہ عیت کم گول کل صورت اس سوچ مندل کو متعلقہ کی بموجب

یونہی سورج سدھانت کے بیان کیجاتی ہے جس سے کیفیت سورج واضح ہو
 یعنی اسکی قدرت لامتناہی سے اس پر ہمانہ یعنی اس پر کتبہ ہمارے من و دل
 سورج قائم کیے ہیں اہل یونان بحشت آفتاب ہزار روایت سنندار دینی ہیں اہل یورپ
 نے بذریعہ دور بین کرو روایت بحشت آفتاب دیکھے ترس کر قدرت الہیہ
 مرتخص نے علاقہ عقولہ دریافت کیا مگر کہنے دریافت کی نہیں کی اور نہ ہر سکتی ہے
 کیفیت اس سورج منڈل کی حسب پوچھی سورج مدور ہے
 اس سورج منڈل کی حد ہائیک ہے جہاں تک سورج کی روشنی پہنچتی ہے وہاں سافریکی
 یہ ہے ایک آٹھ انت سات جلدہ ایک سیکھ ہیں کتبہ سیانج اکٹھ ارب چھ کروہالیں
 جو جن ہو اس منڈل میں چودہ بھون قرار دیے گئے ہیں بدین تفصیل چھ بھون سکونت دیوتاں
 اور چھ بھون سکونت دیتان یک بھون سکونت انسان دیک بھون قیام موجد
 کل یعنی برہما یہ چودہ بھون اکاس منڈل کے تہ ہو اپراپنے اپنے دائرہ پر قدرت
 صانع مطلق گردش کرتے ہیں نقطہ سوال وضعی یہ جملہ سیارہ جو کہو آفتاب
 کے گردش کرتے ہیں یہ کوئی جاندار چیز صاحب تمیز ہیں جو اپنی اپنی خواہش سے
 گرد آفتاب کے طواف کرتے ہیں یا انکے بیوانکول پور خود چکر دیتی ہے مگر یہ خیال من
 آتا ہے کہ اگر ہوا کے اختیار میں ہونے کو کبھی کسی طرف کبھی کسی طرف چل جاتے
 باہم ٹکرا جاتے ایک معمولی دائرہ پر گردش کرنے کا باعث کیا ہے فقط
 جواب قیاسی قادم مطلق و صانع برحق سے اس نظام شمسی کو اپنی قدرت
 کاملہ سے ایسا وزن مناسب حسب حساب کے قائم کیا ہے کہ اپنی حد سے کوئی
 ہل چل نہیں سکتا اور تا قیامت ایسا ہی رہے گا قیاساً اس وزن سے ہو گا مثلاً
 وزن آگ ہو گا بوزن کامل اور دو عنصر خاک و آب کے چودہ حصہ یکم بیش سن من
 ترتیب فرمائے منجملہ چودہ حصہ چھ حصہ آبدی فرشتگان یعنی دیوتا ہا اور چھ حصہ
 آبدی دیتان یعنی جنیان یک حصہ عالم انسان مابقی یک حصہ حصہ باقی ماندہ ہیں
 اکثر چھوٹے چھوٹے سیارہ دم دار وغیرہ ترتیب دیے گئے یہ سیارہ دم دار

غیر آباد ویران مطلق ہن لہذا سبکی سے تیز روا اور آزاد ہیں بوجہ ویرانی کے مگر ۲۴
 قرار دیے گئے یہ چودہ حصے آب و خاک کے بوجہ قلت قوت کے اپنے وزن
 کے موافق جذب آفتاب سے کھینچ گئے ہن جسمین جس قدر سردی و وزن ہے
 وہ اوس قدر دور ہے اور اپنے وزن کے موافق ایسی حد پر قائم ہو سواں وقت
 صبح کے آفتاب باوجود قرابت کے چھوٹا دکھائی دیتا ہے جب کہ وقت
 بارہ بجے کے وسط میں بہت بلندی پر آتا ہے اوس وقت باوجود دوری کے
 صبح کے وقت سے المضاعف روشن اور کلان نظر آتا ہے اسکی کیا وجہ ہے
 جو آب جو کہ دو زمین کا چوبیس ہزار میل سے وقت طلوع آفتاب کے
 بارہ ہزار میل کا فاصلہ ہوتا ہے زمینوں سے وقت باہر بجنے کے زمین بمقابلہ
 آفتاب چھ ہزار میل نشیب میں پہنچتی ہے اور آفتاب چھ ہزار میل بہ نسبت اول
 نزدیک ہو جاتا ہے لہذا کلان و روشن معلوم ہوتا ہے سوال سبب یہ بتول
 سخا ہندو و حکماء یونان و اہل فرنگ زمین سے کس کس قدر فاصلہ پر
 جواب بہ تفصیل اول ماہ بقول اہل ہندوین لاکھ چوبیس ہزار
 جو جن کے پچیس لاکھ چھانوے ہزار میل یورپی ہونی زمین و بقول حکماء یونانی
 سبب ۱۰ ہزار فرسخ ہے جسکی ایک لاکھ ہشت ہزار میل انگریزی ہوتی ہے ہن و
 بقول اہل یورپ ۷۰ لاکھ چالیس ہزار میل ہے مولف تینوں قول کی اوسط
 کی رو سے مسافت ماہ نو لاکھ ستر ہزار میل ہوتی ہے مولف کو قیاس
 حسابی حکما بمعاینہ حال جزر و مد یعنی امیر بحرین ماہ زمین زیادہ اعتماد دیتا ہوتا ہے علم
 و وہ زہرہ کا بیان بقول اہل ہند چھ بیس لاکھ چونتیس ہزار جو جن جسکی
 دو کروڑ تیرہ لاکھ سولہ ہزار میل ہے و بقول حکماء یونان پانچ لاکھ اکیاون
 ہزار دو سو اٹھاون میل انگریزی ہے بقول اہل یورپ دو کروڑ بیس لاکھ میل
 ہے مولف اوسط ان تینوں اقوال کی ایک کروڑ تالیس لاکھ باون
 ہزار چار سو اٹھارہ میل ہوتی ہے مریخ کا بیان بقول اہل ہند چھ کروڑ اکیاون لاکھ

چوبستہ ہزار میل و بقول حکما ایک کروڑ تیس لاکھ میل بقول یورپ پانچ کروڑ
 پچاس لاکھ میل ہے مولف اوسط ان نینوں کی چار کروڑ تینتالیس لاکھ
 اکانو سے ہزار میل ہوتی ہے مشتری کا بیان بقول اہل ہند
 پانچ کروڑ بارہ لاکھ چھتر ہزار سات سو چونتیس جو جن کے اکتالیس کروڑ دس لاکھ
 چھتر ہزار میل انگریزی ہونے ہیں و بقول حکما پانچ کروڑ ستانوے لاکھ چھیانوے ہزار
 چھ سو چھیانوے میل و بقول اہل یورپ اکتالیس کروڑ میل ہے مولف مشتری کا اوسط
 اونتیس کروڑ تین لاکھ تیس ہزار دو سو بائیس ہے **زحل کا بیان**
 بقول اہل ہند بارہ کروڑ چھتر لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو پانچ جو جن کے ایک ارب
 دو کروڑ تیرہ لاکھ چھیالیس ہزار میل ہونے ہیں بقول حکما دس کروڑ چھتر لاکھ
 پچاس ہزار میل بقول اہل یورپ اکتالی کروڑ میل ہے مولف اوسط زحل کا قطر
 کروڑ چھیانوے لاکھ دس ہزار میل ہوتا ہے **سوال** یا ہمی تفاوت بیانی کی
 کیا وجہ ہے جواب یہ علم حساب پیمائش قیاسی ہے لہذا تفاوت واجب بلکہ
سوال سبعہ سیارہ کا قطر کس کس قدر ہے جواب بہ تفصیل یہ ہے
 عطارد کا قطر تین ہزار دو سو چوبیس میل ہے زہرہ کا قطر سات ہزار
 چھ سو ستاسی میل ہے ماہ کا قطر دو ہزار چالیس میل ہے زمین کا قطر
 آٹھ ہزار میل ہے مریخ کا قطر چار ہزار میل ہے مشتری کا قطر
 نوے ہزار میل ہے زحل کا قطر اونتیس ہزار میل ہے **سوال** سبعہ سیارہ
 جو عالم بادل قرار دیے گئے ہیں انہیں بوجہ گردش کے رات دن کا ہونا واجب بلکہ
 پس ان عالموں کی رات کی روشنی کی کیا کیفیت ہے جواب بقول اہل یورپ
 جس طرح سے زمین کو چاند روشنی دیتا ہے اسی طرح سے تیرہ حصہ زیادہ زمین ماہ کو
 روشنی دیتی ہے اور عالم عطارد و زہرہ کو بوجہ قرب آفتاب کے احتیاج و دوری
 روشنی کی نہیں ہے عالم مریخ کو دو چاند متبدل باہم نظر آتے ہونگے ایسے
 زمین و چاند عالم مشتری کو چار چاند اور زحل کو سات چاند روشنی دیتے ہیں

ایسی طرح سے بقدرت صانع میثال انتظام ہے یقیناً ان عالموں میں آبادی ہو
سوال ان دُمدار سیاروں کی کیا کیفیت ہے کس مقام سے آتے ہیں اور
کس مقام تک جاتے ہیں اور منحوس کس وجہ سے کہ جاتے ہیں جواب
یہ دُمدار سیارہ چھوٹے چھوٹے عالم کم آباد خلقت آتشی کے ہیں بوجہ مٹکی
بیضیا بلطہ جذب قرب تمام سورج مثال کی حد تک جاتے ہیں اور پھر کھینچ لیتے ہیں
اس طرح سے ہر طرف پھرا کر گئے ہیں نہایت سرعت سے جو کہ عالم کم آباد و آتشی
ہے لہذا حسب دورہ جس ولایت پر سایہ آکا پڑتا ہے وہاں کچھ نقصان عظیم
ہوتا ہے لہذا منحوس گردائے گئے واللہ اعلم بالصواب فقط سوال یہ
آسمان جو نیلا سا نظر آتا ہے کیا شے ہے اور کس قدر دور ہے جواب یہ
آسمان خلا کے محض یعنی شئون ہے اسمین ہوا بھری ہے ہوا کا رنگ
سبز ہے یہ سبزی ہوا کی اور تاریکی بعد مسافت کی بلکہ نیلا معلوم ہوتا ہے
اور مسافت لانا تھا ہی قدرت خدا ہے

بحث دوم در سوالات جغرافیہ مع حالات

سوال زمین کس شے پر ہے جواب ہونا زمین کا ہوا پر آخر کو ہر مذہب کی
رو سے ثابت ہے مگر قیام و حرکت میں زمین کے البتہ باہم گفتگو ہی مگر غلبہ کلام
اہل یورپ کا ہے اور زمین بصنعت صانع مطلق قوت جاذبہ عناصر سے وسطین
ہے وجہ مقام کی وسطین یہ ہے کہ دو عناصر یعنی باد و آتش اوپر کو کھینچتے ہیں
اور دو عناصر یعنی آب و خاک کی قوت طرف اسفل کے یعنی نیچے کو رجوع ہوتی ہے
جو کہ قوت ہر چار عنصر کی مساوی ہے لہذا اوسط واجب ہوا بوجہ کشاکشی کے
چنانچہ قول حکیم کا ہے کہ انسان اور حیوان کو دو قوت باد و آتش اوپر کو کھینچتی ہیں
اور دو قوت آب و خاک کی نیچے کو بوجہ ہر چار قوت مساوی کے حضرت انسان
وحیوان اوپر جا سکتے ہیں اور نہ نیچے تسپر بھی زمین وقت چلنے کے پیروں میں
چپکتی ہے لہذا انسان و حیوان کثرت رفت میں تھک جاتا ہے فقط

سوال کیفیت شاہان ماسبق یعنی ابتدا سے ملک یورپ کی کہ اب جامع
تہذیب و تعلیم بین از روئے تواریخ کس طرح پر ہے جواب یہ تفصیل
ولایات مع الحکایات انجلیڈ یعنی انگلستان
جزیرہ دوم برطانیہ سے ہے مشرقی اسکے بحر جرمن و غیرہ میں چار س کیل و
جنوبی انگلستان کیل شمالی اسکات لینڈ قدیم رہنے والے یہاں کے قوم گال تھے
نذہب او کا بت پرستی تھا نام اون کے تون کے یہہ بین کہ کشتی مانہ بصورت
دائرہ کی ہے اوسمیں چہرہ ذمی شعل آدمی کا من رخی ذمی کہ من مرد
طویل قامت او سکے ہاتھ میں دائرہ اوس میں چہرہ آدمی کا شکل بصورت
مرد ضعیف باریش بروت سر برہنہ ہاتھ میں ایک حریر او وادی مردے
تاج بر سر باریش بروت پائش بصورت شاخ حیوان ہنر مردے باریش
بروت در لباس عابدان تاج طلائی بر سر او حریر ہاتھ میں شامیانہ کے نیچے
بیٹھا ہے و فرنگار نے یعنی بشکل عورت ملک فرنگ بدست راست شمشیر
و بدست چپ کمان بے زہ یا یہاں سے او مشل شاخ حیوان سیا طہر پر مرد
لانغر سر برہنہ جامہ پوشیدہ ڈالی پھولونکی ہاتھ میں سیب شگلین اونیک
پرستش کی تمسین غرض کہ باون برس قبل حضرت عیسیٰ کے قبل بوس فیہ
روم نے اس ولایت پر قبضہ کیا بعدہ شہ عیسوی میں کلا ووس نامے
قیصر روم قابض ہوا مسے کراکطوس حاکم اول کو قید کر لیا اور مسیحی اکری کو ال
سپہ سالار اپنے کو وہاں متسلط کر دیا اوس زمانے تک سکناے ولایت کی
وحشی صفت تھے شہ عیسوی تک حکومت اکری کو لاکمی بدستور رہی
اس عرصہ میں اہل برطانیہ نے رسم عادات تہذیبی سیکھی اور طرف تحصیل
علم کے مصروف ہوئے شہ عیسوی سے دین عیسوی نو ایجاد ہویت پڑی
موقوف ہوئی

سلاطین کنت ابتداء از انگلند ۱۴۴۵ء
سے تا ۱۴۴۸ء سمر پادشاہ
موس پادشاہ

۱۴۴۸ء سے ۱۴۵۲ء
سلاطین بدل سکس ابتداء ۱۴۵۲ء
تا ۱۴۵۴ء چودہ پادشاہ
موس پادشاہ

۱۴۵۴ء سے ۱۴۵۸ء
سلاطین پرتگال و منطلقہ وغیرہ ابتداء
۱۴۵۸ء تا ۱۴۶۰ء
موس پادشاہ

۱۴۶۰ء سے ۱۴۶۴ء
سلاطین کس غری و کرنوال وغیرہ ابتداء
۱۴۶۴ء تا ۱۴۶۸ء اسی ختمہ جیسوین
بعد ترب رنگ کے الیٹ بجائے
نیرکان کے اجلاس کر کے جملہ ولایات
مستط ہوئے انگلستان کو آباد کیا
۱۴۶۸ء میں رواج دین جدید عیسوی کا
ہوا اس ختمہ ۱۴۶۸ء تا ۱۴۷۲ء اسال ہوئے
اور انتظام سلطنت انگلش کو عرصہ
۱۴۷۲ء سال ہوئے
موس پادشاہ

۱۴۷۲ء سے سال

۱۴۷۲ء سے ۱۴۷۶ء
سلاطین مرک سرود درہم ۱۴۷۶ء
تا ۱۴۷۸ء مکاسطرو اسطریٹ و بکر لینیٹ
و پاریم آئر لینیٹ پادشاہ
۱۴۷۸ء سے سال
سلاطین انگلشیہ غری وغیرہ ابتداء
۱۴۷۸ء تا ۱۴۸۰ء
موس پادشاہ
۱۴۸۰ء سے سال

اسماء سلاطین انگلستان ابتدای آبادی ششم ۴

<p>۸۶۰ ط اکبریت ۹۲۵ اٹھیل اسٹن ایڈرو ۹۵۹ ۱۰۳۵ فردو ۱۰۸۷ ولیم دوم روفس ۱۱۸۹ رجارڈ اول ایڈرو ۱۲۷۳ ہنری سوم ۱۲۷۳ ہنری چہارم ۱۲۸۵ ہنری ہفتم ۱۲۸۵ جیس اول ۱۲۸۵ ولیم سوم ۱۲۸۵ جارج سوم ۱۲۸۵ اکتوبر</p>	<p>۸۵۴ اٹھیل بالڈ ایڈرو ۹۰۱ ایڈرو ۹۵۵ ۱۰۱۷ کنوٹ ۱۰۶۶ ولیم اول ۱۱۵۴ ہنری دوم ۱۲۷۳ ایڈرو دوم ۱۲۷۳ ہنری چہارم ۱۲۸۵ رجارڈ سوم ۱۲۸۵ ملکہ میری ۱۵۵۳ جیس دوم ۱۶۸۵ جارج دوم جون ۱۷۰۲ وکتوریہ کونکلیبی ۱۸۰۱ ملکہ مغظمہ شاہینہ انگلینڈ و ہند جون</p>	<p>۹۳۳ اٹھیل ڈولف الفرد کلاں ۹۴۶ ایڈرو ۹۷۸ اٹھیل برڈ دوم ۱۰۶۵ ہرلڈ پہلا ۱۱۳۵ اسپیون ۱۲۷۳ ہنری سوم ۱۲۷۳ رجارڈ دوم ۱۲۸۵ ایڈرو چہارم ۱۲۸۵ ایڈرو پنجم ۱۵۲۶ چارلس دوم ۱۶۲۹ جارج اول ۱۷۰۲ جارج اول ۱۷۰۲ ولیم چہارم ۱۷۰۲ جون</p>	<p>ایکبریت ششم ۴ اٹھیل برڈ اول ۹۴۶ ایڈرو ۹۷۸ ایڈرو ۱۰۳۹ بارڈی کنوٹ ۱۱۳۵ ہنری اول ۱۱۹۹ جان ۱۳۲۷ ایڈرو چہارم ۱۳۲۷ ہنری ششم ۱۵۵۹ ہنری ششم ۱۶۸۵ چارلس اول ۱۶۸۵ ملکہ انہی تن مارچ ۱۸۰۱ جارج چہارم ۱۸۰۱ جون</p>
--	--	---	---

روم یعنی مقدونیہ شرقی ثور روم و بحیرہ اسود و غربی یونان جنوبی
بحر روم و شمالی ابرتا دین سکسہ بیان کے مذہب فلاسفہ رکھتے تھے بعد ازاں
عیسوی نوزان بعد دین محمدی رواج پایا یا بخلوٹ سب سے
تفصیل امتداد سلطنت سلاطین معمر بن قیس سلطنت گرانوس
اولاد ہرقل مسیح گرانوس ششم طوفان سے تادمۃ طوفان عہد سکندر مقدونیہ
اٹھارہ پادشاہ ہوئے چار سو چارسی سال قیا صرہ روم بعد سکندر کے

ہوئے ابتدا کے ۳۰ عیسوی سے تائیں ۶۰۰ پانسو نو اسی سال قیصر
 یونان ۲۰ عیسوی سے تائیں ۴۰۰ چھ سو اٹھادس سال سلطنت میں
 محمدی ۹۹ ہجرت محمدی عبداللہ بن ابی طالب ۱۰۰ ہجری عبداللہ بن
 دوم بنتیہ ۳ بادشاہ ہوئے پانسو پانچ سو کے سال ہوئے یونان جسکو
 کسریج و کسریج کہتے ہیں شرقی روم جدید جنوبی کسریج روم عربی
 جزائر اریکل کو شمالی ہنگری یونان عجب جاوید مردم خیز تھی اقوال یونانیان
 ابتداء عالم کی دو ہزار چار سو پانچ سال پیشتر طوفان نوح سے ہے
 بیان حکما ہے کہ ۱۰۰ عالمی مین مینے ناقوس کے بلکہ اراض آباد کیا
 چار پشت سلطنت رہی ۱۰۰ عالمی مین مینے ناقوس کے بلکہ اراض آباد کیا
 اپنی دختر کی شادی ساتھ اخیطوس کے کردی بعد اخیطوس کے لین سیدوس
 بعد اوسکے نروطوس زان بعد اگری سیدوس بادشاہ ہوا دسٹے دانانام اپنی
 دختر نیک اختر کی شادی ساتھ چو پٹر یعنی مشتری کے کردی مشتری کو
 جو اٹک ہوا اوسکا نام پریوش ہوا دسٹے اپنے نانائے اگری سیدوس کو
 مار کر بادشاہ ہوا ۱۰۰ قبل مسیح کے بلکہ مینا آباد کیا بعد اوسکے
 سطلوس زان بعد پورسٹوس و پورسٹوس حسب فرمودہ مشتری کے
 بادشاہ ہوا اور پورسٹوس جو بارہ کارنایان و قوس مین آئی دسے جملہ یہ ہدایت مشتری ہوئے
 بعد پورسٹوس کے اطرلوس و نطوس بعد اغامنانی اخطوس و ارسطیس و طاسیوس بعد
 لکرس واضح شریعت یونان بعد کسریوس و کسریوس و کسریوس و کسریوس
 و طوس بعد الکندر و اگریدیوس بعد ذاکوس ۲ قبل مسیح کو بادشاہ ہوا
 بعد ۱۰۰ لوکون و سویرس تک باخود ہوا واسطے عورات حبشہ کے جنگ و
 جدل رہا زان بعد صلح ہوئی بعد ۱۰۰ قبل مسیح کے فیلقوس بادشاہ ہوا
 بعد اوسکے ۱۰۰ قبل مسیح سے سکندر تخت نشین ہوا خلاصہ یہ کہ قبل سنہ
 عیسوی سے پانسو برس سلاطین اس ملک کو قیصر تھے بعد اہل یونان

غالب ہوئے ستہ عیسوی تک حکمران رہے بعدہ سلطنت عثمانیہ ہوئی جو
اس ستہ تک قائم ہے فرانس شرقی روم قدیم جنوبی بحیرہ روم و اسپین
وغربی خلیج برطانیہ شمالی بحر فرنگ دارالملک پیرس سکناے اس ملک کے
قوم غول تھے مسیحی حوکیوس قیصر روم نے ستہ قبل مسیح سے اول کو فتح کیا
ستہ میں رواج انتظام اس ملک میں جاری ہوا ستہ تک قبضہ قیصرہ
روم کار ہا ستہ میں اگر لیماں بادشاہ جرمن کا قبضہ ہوا اس نے اپنی اولاد کو تقسیم
کر دیا ستہ تک قبضہ ماروسی و دھمک کار ہا زان بعد ستہ سے تا ستہ
سات بادشاہ ہوئے ستہ میں رابرٹ بادشاہ ہو اس بادشاہ کی خاندانین
ستہ سے ستہ ام عہد سلطنت لوئس تک تیشل پشت آٹھ سو پچتر سال
سلطنت رہی بعد شکست پانے جنگ جرمن کے اب سلطنت جمہوریہ ہے فقط

اطلی یعنی روم قدیم و رومیہ کیر کے

شمالی ملک اسطریا و سوئز و سہ جانب دیگر بحر روم سے ابتداء سکناے
اس دیار کے قوم بوری جنس تھے پہلا بادشاہ خیوس نام اس کے عہد میں شام
یعنی زحل نے مع اپنے فرزند چو پٹر یعنی مشتری کے اٹلی میں آئے تھے
بعد مدت دراز کے ایناس لپرونیس یعنی زہرہ سریرہ آ رہا ستہ قبل عیسوی
سے حکمران رہا بعد ایناس کے اسکائیوس و غولیوس بادشاہ ہوئے بعدہ
ایارہ بادشاہ ہونے چار سو سال سلطنت کی ستہ قبل مسیح کے رومیہ
کیر چو کی آیا ای ہوئی اور یونانیلیوس بادشاہ ہوا

قدیم یونان اولاد یونانیلیوس قیصرہ روم

یونانیلیوس سات سو پندرہ سال و کطیطان ابتداء ستہ عیسوی
ستہ میں سینتیس پشت پانسو پچیس سال قیصرہ یونان ابتداء ستہ
سے یونانی پیرا برن ملکہ خسرو پرویز بادشاہ ہوا بعد ستہ ام و رولفس نام
بادشاہ ہوا ایو نام معلوم پایا یعنی خلفائے مسیحی کو قبضہ ہوا اسپین شرقی بحر نظریہ

بجز روم غربی بحیرہ مغرب شمالی بحر روم مقام دار السلطنت بلکہ در اسکا نیا قدیم قوم غول تھے ایک مدت تک یہ ملک بقبضہ کرطحیان اور رومیان کے رہا ۱۰۰۰ عیسوی میں قبضہ قوم کات کا ہوا بعد ۱۰۳۶ء مطابق سنہ ۴۲۷ ہجری محمدی عہد اللہ بحکم خلیفہ عرب حکومت اندلس مقرر ہوا اسی طرح سے ۱۰۸۵ء ہجری محمدی تیرہ عالمین سودس سال حکمران رہے بعد ۱۰۸۵ء عیسوی میں ہنری برکنہ می بادشاہ ہوا ابتدا سے ۱۱۰۰ء جلوس برکنہ ایسی تا عہد سلطنت چارلس سوم تینتیس پشت سات سو چون سال حکومت ہی ۱۱۰۰ء میں چارلس مذکور کو بونا پارٹی نے قید کیا خود قابض ہو گیا بعد مرنے بونا پارٹی کے پھر قبضہ خاندان چارلس کا ہو گیا فقط جرمن شرقی پروس جنوبی دریا سے فارس والی وغیرہ غربی بالند وغیرہ شمالی بحر بالطریق و دمرک و بحر شمالی یہی ملک ابتدا ۱۱۰۰ء قبضہ قیصرہ روم کر ہلان بعد قبضہ قوم کات کا ہوا ۱۱۰۰ء اگر لیماں مستقل بادشاہ ہوا ابتدا سے ۱۱۰۰ء عہد تخت نشینی اگر لیماں سے ۱۱۰۰ء عہد سلطنت فرانسیس دوم چھ پشت ایک ہزار چار سال سے فقط ہنگری شرقی و غربی و جنوبی جرمن و شمالی پولنڈ سکنا کے قدیم بیان کے قوم میں تابع قیصرہ روم کے تھے مگر ۱۱۰۰ء عیسوی میں ابی غورس بادشاہ ہوا اوسکی آخری اولاد سے لولس تھا ۱۱۰۰ء میں لولس سے سلیمان عثمانی کے ہاتھ سے مارا گیا سنہ مذکورہ بالا سے قبضہ شاہان روم کا یہ فقط سو ۱۱۰۰ء میں کنس بادشاہ ہوا ۱۱۰۰ء سے ۱۱۰۰ء تک عہد بادشاہ الادوس سولہ پشت پانسو اسیٹھ سال سلطنت رہی فقط پولنڈ شرقی وارسا جنوبی آئی ال پر دیا غربی مسودیا شمالی وارسا سکنا سے قدیم بیان کے قوم وائل ہیں ۱۱۰۰ء میں سے کرکونیگ و بان کے بادشاہ تھے ۱۱۰۰ء عیسوی عہد کرکونیگ سے ۱۱۰۰ء عہد اسٹالی سلاسنگ بائیں پشت ایک ہزار ستانوہ سال ہوئی فقط روس شرقی استرغان و کوہستان سرحد تار جنوبی و بحر اسود و جرمن و غربی پروشیا و بحر بالطریق و سوڈان شمالی اور شمال او سکے بحر برف اس ملک کی فتح

بقول محمدیان سکونہ بین تھی مگر حال دہانگو سلاطین کا معلوم نہ ہوا سنہ ۱۲ عیسوی میں
چنگیز خان تاتار روس پر فتیاب ہوا سنہ ۱۳۱۸ء تک اوسکی اولاد کا قبضہ رہا اس زمانہ
تک روسی بہت قلیل البصاعت تھے اور وحشی مزاج تھے سنہ ۱۳۱۸ء سے قساد شروع ہوا
۱۳۱۹ء میں فوربس غورون بادشاہ ہوا سنہ ۱۳۱۸ء تک قبضہ پولنڈ والون کا رہا بعدہ
سناہیل بادشاہ روس سنہ ۱۳۱۸ء النگوس سنہ ۱۳۱۸ء ہوو سنہ ۱۳۱۸ء پطردیوال
سنہ ۱۳۱۸ء گرین سنہ ۱۳۱۸ء پطردوم سنہ ۱۳۱۸ء آئی سنہ ۱۳۱۸ء جان سنہ ۱۳۱۸ء عیسوی
البرٹ سنہ ۱۳۱۸ء پطرسوم سنہ ۱۳۱۸ء گرین دوم سنہ ۱۳۱۸ء پال سنہ ۱۳۱۸ء
الکندر سنہ ۱۳۱۸ء ابتداء سنہ ۱۳۱۸ء عہد النگوس سے تاسنہ ۱۳۱۸ء عہد الکندر بارشپ
ایک سو چھیاسٹھ سال مدت سلطنت فقط اسکات لند شرقی اسکے
بمجر من جنوبی انگلند مغربی بحر برطانیہ شمالی بحر دیوکلند و نیان سکناے قدیم
سیان کے اقوام مختلفہ تھے مثل کال واسکاٹا حال سلاطین سابق کا معلوم نہیں
قیصرہ روم میں مسمی الگری کو لاسپہ سالار روم نے اس پر قبضہ کیا یہ ملک ابتداء
سنہ ۱۳۱۸ء میں کراکطوس نامے بادشاہ ہوا کراکطوس ناجس ششم ستاون پست نامہ
بعدہ شامل انگلند ہوا فقط سوال چین کہ نہایت ولایت وسیع و قدیم ہی اسکے
کیا کیفیت ہے جواب چین یعنی ختا شرقی بحر شور و جنوبی کو چین مغربی پیکیو
آوا یعنی برہما و تبت بزرگ و کاشغری و شمالی سجد فاصل میان چین و تاتار کے
جسکو مہا چین کہتے ہیں تاتار شمال ہے بہت ملکوں پر مثل بیکن و اکسیس و طاکا
و سو چین و دودمان و کو چین و قومس و جالطن و ہوقوام و کمیس و فونک و حکوتن باکن
و ہانتن و کمرتن و اکس طوم حکماے چین مثل اہل ہند کے عالم کو قدیم جانتے ہیں
واسطے شمار کے ایک زمانہ قرار دیا ہے نعدادی اٹھارہ ہزار سال کا اوسکا دن نام
قرار دیا ہے اور ہزار دن تک قیام اولاد یک آدم کا ہوتا ہے چنانچہ اہل چین کے
اس زمانہ تک اٹھ ہزار اٹھ سو پچاس دن گذرے یہ زمانہ مطابقت کرتا ہے
زمانہ لیسوت مٹو آدم مفتہ ہندیان سے اہل ہند چین و مہا چین کو ناک لوک قرار دیتے

اور بیان کرتے ہیں کہ پہلا راجہ میان کا باسوک نام تھا اور بادشاہ دیہی یعنی پیغمبر
یا اوتار سے سیس ناگ تھے انہوں نے شریعت برہما کی جاری کی بقول تاریخ
رشیدی غار انجانی اول انبیاء میان کا فوک نام تھا جسکو ہندو سیس کہتے ہیں
حسب بیان تاریخ مذکور و تنقیح الاخبار کے شروع آفرینش سے چھتیس خاندان
چین کی سلطنت رہی بعدہ ستائیسویں خاندان مغول میں رہی ابتدا سے سات
خاندان تاک سلاطین پشتل ناگ رہے یعنی سر آدمیوں کے متعدد اور مہاراجا
اور زریہر ہوتے تھے طاقت پرواز کی تھی یہی نشان اب بھی شاہان چین اپنے لباس
ظاہر کرتے ہیں یعنی صورت ناگون کی قبایں اور زریہر لگے اور گوی سیاه فام
دیتے ہیں عرض کہ سات خاندان ناگون کے ساتویں خاندان کا آخر راجہ سمی بودشی
نسل آدناگ سے تھا اسے بسب لا ولدی کے سے شیا لودن کو اپنا منیہ کیا
فرزند قرار دیا صورت انسانی رواج پائی یہ بادشاہ سببا لودن ہمعصر راجہ جڈا
بادشاہ ہندوستان کا تھا اون دنون باہم ہندیوں اور چینوں کے رسم شادی کی بھی
چنانچہ دختر راجہ چین کی ارجن برادر راجہ جڈا ہنڈ کے ساتھ منسوب تھی اوکس سے
میر باہن نامے لڑکا ہوا نہایت بہادر ہوا نہائی ورثہ سے حکومت برہما یعنی چین
کی اس کے قبضہ میں تھی غرض کہ اب میان مختصر ابتدائی حسب تاریخ تنقیح الاخبار
بر بیان تاریخ رشیدی یعنی اول انبیاء سے فوک جیہ علم خوی یعنی فال و طبریق
شادی بیباہ و حساب کتاب خط و نامہ وغیرہ و طریق توخت ساز وغیرہ ایجاد کیے
بعد پانچہزار تھہرتیس سال کے ششی دن نام ایک شخص پیدا ہوا انڈو تیر و کمان ایجاد کیا
اور ایک دیو کو مارا اور پچاس دن دفعہ پر کتاب شریعت کی ترتیب دی بعد اس کے
فوکا دناگ ششی پیدا ہوا بہت عابد و عاقل تھا بعدہ بعد ہزار سال کے لیو نارنگ ششی
بعد چار سالہ کے پیدا ہوا یہ شخص صاحب کرامات تھا دو فرشتہ جانب رہت
جسب بیٹھے رہتے تھے نیکی بدی ہر ایک امر سے اطلاع دیتے تھے بعد دو سو سال گذری
تھے کہ چین میں بارہ سال تاک علی التواتر یارش رہی چین عالم آب ہو گیا سنہ ایک ہزار

چھ سو تیس قبل ہجری سے ساکوئی پیغمبر خا پیدا ہوئی یاں اونکی حالت بکری میں
 نور سے آلبستن ہوئی جسوقت ساکوئی پیدا ہوئے اوس وقت نوار دھا یعنی ناگ
 آسمان سے اوترے سونے کے تھال میں ساکوئی کو نہلا یا ساکوئی نے سات
 قدم چل کر فرمایا کہ میں اوتار ہواں بعدہ تین سو اترنا لیس برس کی نامی سانگ لادون
 باریش سفید بعد حمل ہشتاد سالہ کے کہ نور سے تیا پیدا ہوا یہ شخص ساٹھی چار گز
 لمبا تھا بعد اوستھوہ سال کو کوکون فوری نام ایک شخص ساٹھ گز کا لہنا پیدا ہوا
 اب تفصیل خاندان پیدایان کا مفصل نقشہ لکھا جاتا ہے

نقشہ خاندان شاہان چین حسب تاریخ رشیدی عازا نجانی

نمبر خاندان	حالات خاندان مع اسماء	نمبر خاندان
	پہلا بادشاہ دوسرا آدمی اور تن مار کا تھا تن خواں شنی بادشاہ دوسرا اوتیسرا مثل اول کے دوسرے کا تھا چوتھا بادشاہ نو سر کا تھا بعد اسکے چھ بادشاہ اور اسی صورت کے ہوئے	۱
۲	فوکے بادشاہ دوسرے خاندان کا گیارہواں ایک سر آدمی تن مار اسکے زمانہ میں کچھ کچھ اوصاف انسانی آغاز ہوئے یا تو کس اس خاندان کے	۲
۳	شش دن سر آدمی تن مار بادشاہ بست اوچھ سات شخص اسکی اولاد میں ہوئے	۳
۴	کس دن واضح شریعت خطا بادشاہ سعی و دم ہوا اٹھارہ شخص اس خاندان میں ہوئے	۴
۵	سو خواں لہ تن شنی نور پیدا ہوا اسکی خاندان میں بادشاہ ہوئے	۵

نمبر	حالات خاندان مع اسما	نحوات
۶	حوں نوکا و ناگ اترتیں شخص اسکی اولاد میں بادشاہ ہوئے فقط	
۷	دی نور ناگ شی چار سال مان کو حمل میں رہا دو فرشتہ اس بادشاہ کے پہلو میں بیٹھے رہتے تھے نیک و بد سے خبر دیتے تھے فقط	
۸	بودشی ناگ از نسل آدماگ شی نے بسبب اولدی کے سے سیالودن کو مبینی کیا اور تخت نشین کیا مئی ہفت اپنی پانچتر چھ سو سال تاسنہ نو سو تو کے قبل طوفان	نور و قبل طوفان
۹	سیالودن سمعصر راجہ شتر بادشاہ ہندوستان تھا اسکے زمانہ میں بارہ سال علی القوا تر بارش باران چھینا رہی عام خستہ آب ہو گیا سولہ شخص اس خاندان میں	تاسنہ بعد طوفان
۱۰	صاحب سیر ہوئے فقط سینگ ناگ اس بادشاہ کے وقت میں سات سال تک امساک باران رہا بالکل پانی نہ برس اور تیس شخص اس بادشاہ کی نسل میں ہوئے۔ فقط	ایضاً
۱۱	خورداناگ بر تخت نشست در سنہ دومزار طوفان	تاسنہ بعد طوفان
ایضاً	شاگ موئی پیغمبر خدا از نو پیدا شدہ در کشمیر عبادت با کرو	تاسنہ بعد طوفان
۱۲	دین و ناگ نوزدہم از نسل خورداناگ تخت نشین ہوا اسکے عہد میں اونیابی ساناک لاد کو پیغمبر بعد حمل ہوتا و اسکے کہان اوجکی نے سے ایستے تھے۔ بعد ازاں فقط	تاسنہ بعد طوفان
ایضاً	ظہور کون فورس کو سا طریقہ تو کہہ کا لسا تھا۔ یہاں۔	تاسنہ بعد طوفان
۱۳	طوا لیت الملوک	

سنوٹ	حالات خاندان موداسما	تاریخ
	سن واک مہنپر کے دو شخص بادشاہ ہوئے	۱۴
	مانک واک مہن بادشاہ طاقت نویل کی رکھتا تھا	۱۵
	جن کا در بادشاہ ہوا اسکی اولاد چھ شخص ہوئے	۱۶
	پانچ بادشاہ متفرق ایک بعد دوسرے ہوئے	۱۷
	تن کا در نامی امارت سے بادشاہ ہوا بیش شخص اسکی اولاد میں ہوئے	۱۸
	لن ناپر دار امارت سے بادشاہ ہوا قسوش لوکی کے ہاتھ سے مارا گیا فقط	۱۹
	خولن جی فراخانی سات شخص اسکی اولاد میں ہوئے مدت سلطنت دو سو و تیس سال فقط	۲۰
	اکو داسی والی چورجہ	۲۱
	تن خون زو	۲۲
	شن کا در اسکی جلوس کے تیسرے سال بادشاہ فراخانی نے خروج کیا	۲۳
	جن کا در امارت سے بادشاہ ہوا دو شخص اسکی اولاد سے بادشاہ ہوئے	۲۴
	کو دی جو قانیر بعد اسکے شیرون بادشاہ ہوا	۲۵
	قوم خوئے	۲۶
	جونابرون بادشاہ ہوا نو شخص اسکی اولاد کے بادشاہ ہوئے بعدہ قوم چورجہ خروج کر کے تمام مہین پر قابض ہوئی اکوداے	ایضاً

نمبر خانہ	حالات خاندن مع اسما	سنوات
۲۷	تو حق پسر فیل خان معروف بہ التا خان مغولستان کو آگے بادشاہ چین ہوا و شوخز آخرین سلطان چین باچین کو بھاگ گیا	۱۱۵۰ طوفان
۲۸	چنگیز خان نے ۱۱۹۰ھ ہجری میں ملک چین کو فتح کیا بعد تیرہ سال کے دوسرا بادشاہ اوکتائی خان ۱۲۰۰ھ بادشاہ مسکو کا قاتل ۱۲۰۰ھ قتل قاتل ۱۲۰۰ھ تیمور قاتل ۱۲۰۰ھ خنشان قاتل ۱۲۰۰ھ بابا تیمور قاتل ۱۲۰۰ھ امندہ قاتل ۱۲۰۰ھ قلی قاتل ۱۲۰۰ھ تولک قاتل ۱۲۰۰ھ نوشیروان دارا ۱۲۰۰ھ لا قو تیمور ۱۲۰۰ھ بسودار ۱۲۰۰ھ اکلہ قاتل ۱۲۰۰ھ الملک قاتل ۱۲۰۰ھ ایلچی تیمور ۱۲۰۰ھ تارسی قاتل ۱۲۰۰ھ تیمور قاتل اس بادشاہ نے مسلمانان جتا کو بے خطا غرق کر کیا اور خود آتش صاعقہ سے خاک ہوا سلطنت مغول کی بعد دوسو سترہ سال کے ختم ہوئی ۱۲۰۰ھ اتھہ خان اولاد سلطین قدیم سے بادشاہ ہوا	۱۱۵۰ طوفان
۲۹	خان جی تاتاری در ۱۲۰۰ھ عبادشاہ ہوا	۱۲۰۰ طوفان
۳۰	کاماک ۱۲۰۰ھ عین بادشاہ ہوا	۱۲۰۰
۳۱	کنک ۱۲۰۰ھ عین بادشاہ ہوا	۱۲۰۰ ۳۶
۳۲	کاسینگ در ۱۲۰۰ھ مسیحی بر سلطنت نشست	۱۲۰۰ ۱۳
اب چین و تاتاری کی دونوں سلطنت ایک ہو گئی ہین چینی سورج بنی و تاتاری چندر بنی اپنی کو قرار دیتے ہین تمام شاہان جہان سے اپنی کو کھان تصو کر دین لہذا ملاقات غیر کفو کی ناجائز جانتے ہین چنانچہ ۱۲۰۰ھ سے تین سو برس پیشتر		

بادشاہان ملک غیر نے چین کو سفیر بھیجا مقرر کیا سب سے اول شاہ پرتگیزی نے
اپنا سفیر مخوم پرزانا سے چین کو روانہ کیا چنانچہ سفیر مذکور شاہ عام میں مقام کین
واقع چین میں پہنچا جب تک وہ پیکن میں رہا بخوبی خاطر اور مدارات رہی جیسا کہ
سفیر مذکور چاہیے لیکن سلطان ملا کا جو شہنشاہ چین کا باج گذار ہے اس نے
شہنشاہ سے شکایت کی کہ پرتگیزی جو جزیرہ ہندوستان پر قابض ہیں بہت بدعت
وزیادت کرتے ہیں اور جو لوگ سفیر بنکر آئے ہیں وہ جاسوس ہیں اور انکی آغوش
اس بد شکونی کا احتمال ہے کہ تلوار اور آگ سے چین تباہ کر دی جاوے شہنشاہ
یہ بات اسے نہ گھری اور انکے ہمراہیوں کو قید کر لیا اور مقام کین کو بھیجا یا
چھ برس کے بعد ۱۵۸۲ء میں حکم قتل کا دیا شاہ پرتگیزی نے جو دوسرا سفیر بھیجا وہ
چین تک نہ پہنچ سکا شاہ پرتگیزی کو خیال ہوا کہ چین کے باشندوں کو عیسائی کرنا چاہیے
چنانچہ فرانسیسی زادیر صاحب اور ڈان دیکویرین صاحب کے ہمراہ کچھ تعالیف
دیگر شہنشاہ کے پاس روانہ کیا دونوں سفیر مذکور شاہ سوم پرتگیزی نے بھیجا تھا جب
یہ لوگ ملا کا میں پہنچے تو گورنر ملا کا نے نا اتفاقی ہو گئی اس وجہ سے وہ لوگ
واپس آئے اسکے بعد شاہ پرتگالی نے پھر سفیر بھیجے جو ۱۶۰۶ء میں بمقام
پیکن پہنچے انفا سوشتم کی طرف سے بھی کچھ پیام دربارہ تجارت مقام بکوار
لیکھے تھے ۱۶۰۸ء میں شہنشاہ چین نے جان نچیم شاہ پرتگیزی کے پاس سفیر بھیجے
اور یہ شکایت لکھی کہ مذہب رومن کیتھولک کی جو پادری یہاں آئے ہیں اور
جن لوگوں کو انھوں نے اپنے مذہب میں داخل کیا ہے وہ پادری چاہتی ہیں
کہ وہ لوگ چین کے قانون کے پابند نہوں اسلئے شہنشاہ چین چاہتے ہیں
کہ آپ ممانعت کریں کہ وہ لوگ ایسی کارروائی سے باز رہیں دو سال کے بعد
چین میں جدید شاہ تخت نشین ہوا اسنے قطعی حکم دیا کہ عیسائی مذہب کا کوئی
پادری چین میں نہ آئے یا وہ کوئی شخص اپنا مذہب تبدیل کرے اسکے بعد
پھر یورپ سے سفیر روانہ ہو چکا نام بجنونڈر مشلوڈ سوزا مسٹر فارو مکلیں تھا

۲۷۔ ام بمقام کو پہنچے اگرچہ شہنشاہ کو عرصہ تخت نشینی کا تھوڑا گذر تھا مگر اونھوں نے گورنر کشین کو اس بیان سے حکم بھیجا کہ میں چاند سورج کا حکم دیتا ہوں کہ پیگن میں بہت دور سے سفیر آئے ہیں ان کو بہت اچھی طرح سے یہاں آگے دیتا اور تواضع کرنا اور حجب تک وہ وہاں رہیں رہنے دنیا جو اس طرف آنا چاہیں تو ان کو یہ آرام تمام روانہ کر دینا چھ مہینے میں یہ سفیر پیگن میں داخل ہوئے ۱۸۔ مئی ۱۸۷۷ء کو ان کا سلام شہنشاہ سے ہوا سات صندوق محمولہ تحایف سفیرون نے شہنشاہ کے روبرو پیش کیے شہنشاہ نے وہ تحفہ قبول کیا اور کہا میں نہایت خوش ہوں ہر نکال مجھ سے دوستی کا برتاؤ کرتا ہے میری دلی خواہش ہے کہ باہم دوستی قائم رہے شاہ چین نے سفیر ونگی دعوت کی اور اپنے ساتھ ان کو کھانا کھلایا شاہ چین نے اپنے ہاتھ سے سفیر ونگو شراب دی اور حکم پینے کا دیا اونھوں نے پی لیا اور یہ شاہ نے کہا کہ میں شاہ پرنکال سے خوش ہوں یہ کہہ کر رخصت کیا پھر ۱۸۷۷ء میں شاہ پرنکال نے پیگن کو سفیر روانہ کیا شہنشاہ چین نے جب سفیرون کی آنے کا حال سنا تو فوراً مت درجنڈیل کے حکم جاری کیے میں حکم جاری کرتا ہوں کہ سلطنت پرنکال اب خراج گزار نہیں رہی وہاں سی سفیر چین فی الحال مقام کوہن مین وہاں کے بادشاہ نے سفیر ونگو مع تحفہ کے اس غرض سے بھیجا ہے تاکہ دوستانہ طور پر مار کے میری مزاج پر سی کریں ایک انڈارن گورنر کو ان کے استقبال کا حکم دیا اور ملازموں سے سمجھا دیا کہ شور غل نہ مچانا اور یہ نہ کہنا کہ خراج دینے آئے ہیں جس میں وہ سفیر ناراض ہو جائیں ۲۰۔ اپریل ۱۸۷۷ء میں گورنر نکور نے سفیر اعظم کو ہوا اور چوبیس چینی کسار لگے تھے سوار کرا کے اور بہت سپاہی ہمراہ کر کے پیگن کو بھیج دیا دوسرے روبرو شہنشاہ چین نے دربار عام میں سفیرون سے ملاقات کی تحایف گذرانیدہ سفیران قبول فرمایا اور اپنی طرف سے عمدہ تحائف دیکر رخصت کیا پھر برس بعد

پیرو سے گریٹ شہنشاہ روس نے ایک سفیر چین کو بھیجا شہنشاہ نے بھی اوسکا استقبال مثل اور سفیروں کے کیا بروقت ملازمت کے سفیر نے تین بار سجدہ نو بار سلام کیا سفیر نے قبل سجدہ و سلام کے شہنشاہ روس کی چٹھی کو پیش کر دیا اور کہا کہ اگر اس چٹھی کو لیکر سجدہ و سلام کرونگا تو میرے شہنشاہ کی نوبین ہوگی بعد اسکے شاہ ہالڈ نے ۱۷ جولائی ۱۷۷۷ء میں اول سفیر بھیجا یسین میں داخل ہو ۱۷۷۸ء میں بعد تحریرات باہمی شاہان کے شاہ چین نے حاضری سفیر کو رباب قبول فرمائی بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ جب سب سفیر دربار میں حاضر ہوئے اور سفیر انگلستان نے شہنشاہ کی صورت دیکھی تو شہنشاہ چین کو جاہ و جلال اور دربار کا جلوس دیکھ کر زبان بند ہو گئی غش آگیا اور سفیر کا سلام ہوا کسی سے ہم کلام ہونے کا موقع نہ ہوا شاہ چین ملاقات سفیر میں تو بہین سمجھتے ہیں لہذا ہمیشہ انکار رہتا ہے اب جو حال دربار چین کا ۱۷۷۸ء میں سفیر روس نے لکھا ہے لکھا جاتا ہے شہنشاہ کی تخت کی دونوں طرف ایک سو بارہ سپاہی کھڑے ہیں ہر شخص کے پاس جھنڈی تھی اپنی اپنی وردی پہنے ہوئے تھے ہر شخص کی ٹوپی سیاہ بھی اور زرد ویراوسمین لگا ہوا تھا تخت کے پاس بارہ معزز شخص کھڑے تھے ہر شخص کے پاس زرد چھاتا تھا اونکے نزدیک دس آدمی اور کھڑے تھے ہر ایک کو ہاتھ میں ایک ایک گڑہ مثل سورج کے تھا اونکے قریب دس آدمی اور کھڑے تھے اونکے ہاتھ میں کردہ مثل چاند کے بعد اونکے سولہ آدمی اور کھڑے تھے جنکے پاس سولہ برجھی تھی اونکی برجھی میں رنگ برنگ کی چٹھی لگی تھی اونکی بعد ایک سو چھتیس آدمی شاہی نشان کو تھا سب ہوئے کھڑے تھے ان نشانوں میں طرح طرح کا کپڑا تھا اوس میں شاہی علامتیں بنی ہوئی تھیں سوائے ان لوگوں کے شہنشاہ کے تخت کی گردچینی سردار کھڑے تھے سب کی پوشاک یکساں تھی تخت کے زمین کی دونوں طرف چھ چھ گھوڑے سفید رنگ کے کھڑے تھے ہر ایک گھوڑا جو اہرات سے سجا ہوا تھا اس عرصہ میں آواز ایک گھنٹہ کی آئی

یہ آواز ختم نہیں ہوئی تھی کہ وزیر اعظم تخت کے پاس معیتیں سرداروں کے
 جا کے ادب سے نہایت جھک کر ادب بجالایا اور ان کے بعد تیس معزز اور آئے ادب
 بجالائے اور ان کے بعد مقام زدارن کے سفیر آئے اور انکو وزیر دوم نے تخت کے
 پاس لیجا کر سجدہ کرایا بعدہ مقام لوما کا سفیر آیا اور اسکے ساتھ وزیر سوم گیا اور
 سلام کرایا یہ دونوں سفیر بڑے جلدیس سے تخت کے پاس گئے تھے بعد
 اسکے وزیر درجہ اولے کا آیا اور گورنر گنٹین سے پوچھا کہ تمہارا درجہ کیا ہے
 ملی ہذا ملک خیر کے سفیرون سے بھی اسطرح استفسار کیا جب سب کا درجہ
 اوسکو معلوم ہو گیا اوسوقت اوسنے سبکو درجہ بدرجہ کھڑا کیا جس جگہ منشا کا
 تخت تھا وہاں پر مہشیت پہلو حصار بنا ہوا تھا اوسکے اندر بینل تھیں پتر سے
 چڑے ہوئے تھے جس شخص کا جو درجہ ہوتا تھا اوسکو اون تھیں و پتر کھڑا کیا جاتا تھا
 اور ہر ایک پتر پر ہدایت لکھی ہوئی تھی بعض تھیں و پتر کھڑے ہوئے والیکو
 ہدایت تھی کہ کھٹنوں کے بل کھڑا ہو اس طرح سے ہر ایک کو ہدایت مختلف تھی
 جب وزیر نے ہر ایک سفیر کو درجہ بدرجہ کھڑا کر دیا اور اوسنے علیحدہ کھڑا ہو کر آواز
 بلند کہا کہ اے سفیر و دولہوین تھیں تاک تم لوگوں کا درجہ ہے تم جاؤ جب سفیر گئے
 تو نقیب نے آواز دی کہ تخت کے روئے کھڑے ہو جب سفیرون کو نقیب نے
 آواز دی کہ تمھو و سب نقیب نے کہا کہ تین دفعہ سجدہ کرو جب سفیر سجدہ کر چکے
 تو اسطرح پھر نقیب نے سفیر و نکو تین مرتبہ سجدہ کرایا اور اوتھا یا بعدہ نقیب
 نے کہا اپنی اپنی جگہ پر واپس جاؤ چنانچہ سب سفیر واپس آئے اور انھیں
 تھیں و پتر کھڑے ہوئے بعد اسکے سفیر ہائے اور سفیر شاہ مغل کو ایک وزیر تخت
 کے قریب ہمراہ لیگیا جس جگہ ایک شامیانہ تھا ہوا تھا چوبین شامیانہ کی
 چاندکی تھیں اور تخت جسیہ منشاہ بیٹھے تھے وہ تخت ایک عمدہ نہایت
 سنگ درجہ کے تخت پر رکھا تھا جب یہ دونوں سفیر وہاں پہنچے تو پھر اوسنے
 سجدہ کرایا تھا اوسکے بعد بیٹھنے کا حکم ہوا اور لکڑی کے پیالوں میں چائے پینے کو

ہائی اور جو لوگ وزیروں کی ہمراہ تھے وہ علیحدہ کھڑے دیکھا کیے بعد اسکے
پھر کھنڈ کی آواز آئی اوس آواز کے سنتے ہی سب لوگ پھر سجدہ میں گر پڑے
سفرون نے چاہا کہ شہنشاہ کا جمال دیکھیں لیکن شاہ چہن کو سردار و وزیر
اس طرح پر کھیرے ہوئے تھے کہ شاہ مطلق نظر نہ آئے تھے جس سخت پر
اجلاس شاہ تھا وہ سونیکا تھا جواہرات جڑے تھے نظر نہیں ٹھہرتی تھی
شہنشاہ کے پس پشت خاندان سلطانی کے لوگ کھڑے تھے اور اور
ملکوں کے وائیراے کھڑے تھے اوسوقت بسجھوں نے حسب حکم کاٹھڑ کی
پیالے میں چائے نوشی کی اور سب لوگ عمدہ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے
اونکی پوشاک پر زرد و زری سے شاہی علامتیں اڑدہا سانپ وغیرہ بنی ہوئے
تھے اونکی ٹوپیاں بھی زرد و زری کی جواہرات سے مرصع تھیں جسکا جیسا درج تھا
مطابق اوسکے جواہرات تھے کم و بیش علی قدر مراتب چالیں سپاہی گرد
شہنشاہ کے تیرکان بیلے کھڑے تھے اس جلوس سے ہون کھنڈ تنگ
شہنشاہ نے تخت پر اجلاس کیا بعدہ برخاست ہوئی حکم تھا کہ جب شہنشاہ
برخاست کریں اوسوقت سب لوگ سجدہ میں گر پڑیں مگر جوزف کھمی کیصر
جواہر سفیر تھا اوسنے سجدہ سے سر اٹھا کر شہنشاہ کو دیکھا اوسوقت شاہ چہن
نے بھی اوسکو دیکھا تو معلوم ہوا کہ شہنشاہ بہت خوبصورت اور کم سن ہیں
شہنشاہ سر سے پیر تک سونے اور جواہرات سے مغرق تھے اور ہر نگاہ میں ٹھہرتی تھی
شاہ نے کسی سے کچھ کلام نہیں کیا تشریف لیکے شاہ اکثر مجلس الی اندر رہتے ہیں
بعد برخاست کے سفرون کی دعوت ہوئی ایک بڑا عمدہ دار واسطے انتظام
دعوت کے مقرر ہوا اوسنے ایک گوشہ میں میز بچھوائی اور اوسکے اوپر آکر بیٹھ گیا
اور سب خاندان لوگ پوشاک زری کی پہنے ہوئے تھے مگر کھانا سب نیم خام تھا
جب سب لوگ کھانا کھا چکے اور اٹھنے پر ہوئے تو جو شخص واسطے کھانا کھانا لائی
مقرر تھا سفرون سے اوسنے کھا کہ ہمارے ملک کا دستور ہے کہ جس قدر کھانا پکے

آپ لوگ اپنی اپنی جیبوں اور پتلونوں میں بھر لیں اور سوقت عجب کیفیت تھی ہر شخص کی جیب اور پتلون سے شوربا و شراب اور پانی ٹپکتا تھا کھانی میں بجاے کھنے کے چربی تھی اور سوقت جملہ سفیر جیبوں سے تنگ و عاری تھی گھڑ تک پہنچنا دشوار تھا شاہ ڈچ نے عشاء ۱۲ میں پھر سفیر بھیجے وہ لوگ ۲۴ یوم تک پیکن میں رہے اور کئی نہایت حقارت ہوئی اور نسے لانتھا سجدہ سے کرائے گئے اور کسی مقدمہ کی گفتگو بھی نہیں ہوئی عشاء ۱۹ میں لارڈ میکارتھی صاحب سفیر شاہ انگلستان میں داخل ہوئے جس روز یہ سفیر و برہنہ شاہ چین کے پیش ہوئے اور سرفراز شہنشاہ مع اپنے اہالی خاندان کے دربار میں آئے تھے اور بلوچہ اعزاز و سفارت انگلستان کے شہنشاہ نے حکم دیا کہ کل سردار انگریزی کپڑے پہنیں سفیر مذکور نے اس طرح حال لکھا ہے کہ شہنشاہ چین اس روز محلی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور زرد و زری اور سپر کام تھا اور انگلستان کا تمغہ لگائے ہوئے تھے شہنشاہ کا وزیر یونیورسٹی اسفرد کا تعلیم یافتہ ہے یہ سفیر شاہ انگلستان کی طرف سے چٹھی اور ایک بکس جواہرات کا لیکٹ تھے حسب ہدایت کے بکس اور چٹھی کو سر سے اونچا کیے ہوئے شہنشاہ کے روپر لیکٹ جب زینہ پر چڑھے آداب بجالا کے بکس و چٹھی شہنشاہ کے نذر کیا شاہ چین نے خوش ہو کر دونوں ہاتھ بڑھا کر بکس کو لے لیا اور سفیر کو ایک شاہی عصا جو جو اہر سے مرصع تھا عنایت کیا اس طرح عظیمہ کی چین میں بڑی منزلت ہوئی سفیر انگلستان کی بہت اچھی ملاقات ہوئی گورنمنٹ انگلش کو خیال ہوا کہ شاہ چین نے ہم سے دوستی کا برتاؤ کیا اور شاہ نے اپنے سرداروں اور امیروں سے سفیر کو انعام دلویا شاہ چین نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ ایک شخص ایسا چاہیے جو تمہاری چٹھی کا ترجمہ زبان چینی میں ہلکوسناوے چنانچہ سفیروں کے ساتھ ایک لٹر کا جارج اسٹین تھا جس نے سفیروں کی بات کا ترجمہ شاہ کو سنایا شہنشاہ اس لٹر کے سے نہایت خوش ہوئے اور بڑبڑا۔

اشرفیون کا جو شاہ کے پاس ہر وقت رہتا ہے لڑکے کو مرحمت ہوا سفیر
انگلستان کی شاہ چین نے دعوت بھی کی اپنے ساتھ میز پر کھانا کھلایا شہزاد
اپنے ہاتھ سے دمی اور خود شراب پی اور کہا میں جام تندرستی شاہ انگلستان کی
پیتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ وہ بھی میری برابر پڑھے ہوں شاہ چین کی عمر
۳۵ سال کی تھی بعد اسکے ۱۶ سالہ عرصہ میں گورنمنٹ انگلستان نے لاڈ انسرٹ تھا
کو پھر سفیر مقرر کر کے چین کو بھیجا پھر وہ بات نہ ہوئی بلکہ اہانت ہوئی

سوال اہل یورپ بوجہ جاپون نے جزیرہ سرندیپ سیت بندہ رامیسر سے لٹکا قرار دینا
اور اس لٹکا کو اہل ہند سوئی کی لکھتے ہیں اور یہ سرندیپ تو دیسا نہیں ہے پس
اسکی کیفیت کیا ہے فقط جواب لٹکا جسکا نام ہے وہ گواہی حکماء یونانی
زرینہ ہے یعنی سونے کی ہے وہ باون درجہ عرض معمورہ جانب جنوب
خط استوا جسکو حکماء دیوزدان کہتے ہیں وزان بعد مقام ہریان و بعدہ ویشنگان
قیام ہے اس مدارج تک جہاز ران نہیں جاسکتے یہہ کیفیت اہل ہند و حکماء
یونان و بقوت اشراف دریافت کی اہل یورپ یہ عقول نہیں ہیں اہل ہند لکھتے ہیں
کہ چارون حدود و معمورہ چاروں سمت پر چار شہر سوئی کی دیواروں سے بنے آباد ہیں
اور ترسہ پور جنوب لٹکا مشرق میں جنگوٹ مغرب میں روک ہے یہ چار شہر
پر چار دیواری زرینہ آباد ہیں حکماء یونان بھی گواہی دیتے ہیں چنانچہ مشرق
ہند و جنگوٹ سوئی کا لکھتے ہیں حکماء گنگ و زرین خشت کا حصار قرار دیتے ہیں
اور ہند و لٹکا اردہ رکھیا یعنی استوا کے نیچے قرار دیتے ہیں اور حکماء یورپ ان
بھی کتاب تقسیم میں لکھتا ہے کہ خط استوا ابتدا جزائر و قواقی سے شروع ہو کر
جزیرہ کلب و دیوہ و سرانڈیپ و جزیرہ مروہ سے کہ زمین زرین ہے گذر کر بحر ہند میں
منتہی ہوتا ہے عرضہ لٹکا جسکو حکماء قبتہ الارض کہتے ہیں اور جسکو حد جنوبی آبادی عالم کی
اہل ہند نے قرار دی ہے وہ یہ سرانڈیپ نہیں ہے بلکہ جسکے نام کی معنی سے خلاف
پایا جاتا ہے سر ہندی میں سکونت دیوتا کو کہتے ہیں پھر راون کیونکر ہا اگہ

راون دیت اسرہتا ہوتا تو اسرندیپ نام ہوتا غرضکہ سرندیپ وہ لٹکا سوئی کی
 جیسے سے دہرا معمورہ عالم کا باندھا ہے نہیں معلوم ہوتا لیکر اسکے ساتھ یہ
 بھی ہے کہ اب سوئی کی لٹکا کا پتہ بھی نہیں معلوم ہوتا اب قیاساً دو گمان ہوتی ہیں
 ایک تو یہ ہے کہ جس درجہ سے حد آبادی اہل ہند نے قرار دی ہے اس
 حد تک بوجہ کثرت برف کے اب لوگ نہ گذر سکیں لہذا درگذر کی یا لٹکے بقول حکما
 چھہ جزائر بقول چوبیس جزائر لایات جو بہشت آساتھے وہ طوفان کچھوٹ
 میں غرق ہوئے عجب نہیں کہ اونھیں بین وہ لٹکا ہو غرضکہ جو حد و عالم کے
 اہل ہند و حکما نے لکھے ہیں وہ نشان کل حکما کے حال کو اب تک ملے نہیں
 لہذا اوپر عمل نہیں اہل یورپ اب تک تلاش انتہا کے معمورہ عالم سے
 غافل نہیں ہیں تلاش ہوتی جاتی ہو اور آبادی معلوم ہوتی جاتی ہے عجب نہیں
 کہ تحقیقات بیانات حکما کے سابقین بھی ہو جائے فقط سوال بہت اقلیم کی
 تقسیم حکما نے سایہ سب سے تیارہ میں کس طرح سے کی ہے کون کون ملک
 کس کس اقلیم میں بیان کیا ہے جواب تقسیم ہفت اقلیم حکما نے تفصیل ذیل کی
 اقلیم اول کا نام اردہ ہے یہ ولایت سایہ زحل میں ہے مسافت اسکی
 جملہ اقلیم سے زیادہ ہے ابتدا جزائر و قواق و بلاد چین و ہند و جزائر سرندیب
 اور چھوٹے جزیرے اور طبرے جزیرے بحر ہند و جزو ولایت حضرموت و عدن
 و دیگر بلاد میں و قمر و جزیرہ عرب بحر قلزم و ولایت بربر و حبشہ و دریائے نیل مصر
 و دبحر فرنگ و شہر خانہ و معدن الذهب انتہا تا بحر مغرب اقلیم دوم کا
 نام عرب ہے بقول پارسیان تعلق مشتری بقول ابو المعیر لیبایہ آفتاب ہے
 ابتدا کے بلاد چین و ہند و جبال و امرون و دیار مفتوح و ارین و منصورہ و ناہ
 و نیل و بحر فارس و ولایات عمان و حجاز و یمن و بحر شرب و تہام و بحر قلزم و حبش
 و بربر و مراات نیل ولایت سبا و نوبہ و افریقہ و بلاد ضعیفہ و عبدالمومن انتہا بحر مغرب
 اقلیم سوم کا نام اور چین تعلق مریخ کے ہے بقول عطارد ابتدا کے بلاد چین

وقندھار و کشمیر و سندھ و مکران و کابل ولایت افغانستان و ازبکستان و
کرمان و سبا لکارہ و فارس و خراسان و اصفہان و عراق و عرب و شام و قسطنطنیہ
و بیت المقدس و ولایت مصر و برہما و افریقہ و فردان و طرابلس و قیطنیہ ہے انہما
بحر مغرب اقلیم چارم کا نام بدرجس ہے یہ تعلق مشرقی سے
یا آفتاب سے ہے ابتدا کے مشرق بلاد چین سے و ہری یعنی ہرات
و تہمت و خندا و ختن و صفاتیان و کشمیر و بدخشان و ماورالنہر و خراسان و قستان
و قومس و مازندران و ختلان و عراق و عجم و کردستان و آذربایجان ارمینیہ کبر
و بعضے دیا بکپوروم و ارمینیہ اصغر و دربین روم و ولایت اندلس و جدو و مجمع البرین
خیلیہ فاران میں منتہی ہے اقلیم نجم کا نام آذرپرست ہے تعلق زمرہ
ہے ابتدا کے مشرق ولایات خٹا و قراقرم و سکت و کاشغر و جاج و سنجاب و
دیار الفور و یلا قوسان و ماورالنہر و بخارا و سمرقند و ہر و سر و فرغانہ و خوارزم
و چر جانہ و حرزہ و ولایت ازن و گرچستان ارمینیہ کبر روم خلیج قسطنطنیہ ولایت
فرنگ و ططنطہ انتہا بحر مغرب اقلیم ششم کا نام خرست ہے تعلق
بہ عطار دلقولی بحر سبخ ابتدا کے مشرق دیار یا جوج ماجوج و ولایت قاقون
و کیتال و فرخار و مرغ و وسعین و بلغار و سلیک کا و دشت جزر و لحد اسکندر و ولایت
قسطنطنیہ و بلاد فرنگ و حد معادن فقہ انتہا بحر مغرب اقلیم ہفتم کا نام
حمر ماتین ہے تعلق قمر ہے ابتدا مشرق دیار یا جوج ماجوج و ولایت
کیمال و نور بہا و تراک و صحرائے میان صفالیہ و بحر طالیفون بحر فرنگ انتہا
بحر مغرب سوال روے زمین کی تقسیم اہل ہند نے کس طریق پر کی ہے
جواب میں ان ہند نے تقسیم اقلیم کی بسا یہ نو گہرہ یعنی نہ بیارہ کے
نو کھنڈ یعنی نو حصہ قائم کیے ہیں جو کہ دو حصہ تاریکی کے حکمانے والے دار کیے
وہی دو حصہ تاریکی اہل ہند نے بسا یہ راہ و کیت یعنی راس مذنب کے قائم
کیے نام کھنڈون یعنی حصوں کے یہ ہیں بھرت کھنڈ کبر کھنڈ ہر کھنڈ

گر کھنڈ ہرن کی کھنڈ رتیک کھنڈ بھدراسو کھنڈ کیت مال کھنڈ الورت کھنڈ
 تقسیم بھرت کھنڈ خاص کی پچاس دیس پر قرار دی ہے انک دیس
 بچنا تھ سے بھونیر تک اندھرو دیس از انروے جگنا تھ تا بھدراسو
 اوتی نامی سے سلاوتر تک ابھرو دیس مابین کوکن سے دریائیتی تک
 اندر پرست از غرب تا شمال کورچیترا و کھل دیس اور لیسہ بنک دیس
 بحر اگر سی بریجہ سرتک پانچال اب کپلا مشہور ہے بیرا بھد دیس
 ندر تھ دیس سے جنوبی اندر پرست تک پانڈ دیس جنوبی کام لوج سے
 غربی سرائتھ تک بھونانٹ کشمیر سے جانب غرب کامروپ تک بدر دیس
 میان نیرا تھ ویدم بربر دیس مایا ورت سے سب سرتک بدر دیس
 ایک حصہ ترمہت کا بلجھدر دیس حد نامعلوم تریپر دیس کو لیس سے
 سب گروار ال ریاست پیرا تھلنگ دیس سری ہت سے چونی ماہیتک
 چول دیس مابین دراوڑ و تیلنگ سورسین دیس جنوب مالہ سے
 بندھا اچل تک سنگھ لاکھ دیس شرقی مرود دیس جنوبی کا یادرتک
 سندھ پٹ یعنی سندھ حد نامعلوم سوئس حد نامعلوم سری ہت
 کنیر سے مرودو تک کلنگ دیس جانب شرقی جگنا تھ سے دریائے
 کرستاک کیرل دیس برہمہ سر سے جنارون تک کشمیر ساواٹھ سے
 زعفران زارتک کرناٹ دیس رام ناتھ سے رنگنا تھ تک کام لوج
 پانچال سے شرقی لمجھ دیس تک کوشل دیس شرقی گوکرن سے شمالی
 آریا ورت و تیرہکھا گنگ گرنار سے گرہ کوٹ تک کوکن دیس
 مشہور کیلکی دیس برہمہ تہر سے کامروپ تک گور دیس ہتتا پور سے
 جنوبی کورچیترا شرقی پانچال گور دیس بنکالہ سے نہوس تک کھل دیس
 حد نامعلوم گوالپور مشہور معروف لاکھ غربی اوتی جنوبی بیدر بھد
 ملی موکا پین سے لیا گرتک مرود دیس شرقی گرنار سے لیکر غربی دوار کا تک

ماروادیش اوتنی سے گوداوری تک کچھ دیس شرقی کنیسر سے جنوبی
 سمدرتک مالکہ بیاسیسر سے تپت کند تک منسردیش جنوبی بلند
 غربی کچھ ہنگلا کچھ غری کوکن سے سمدرتک ہونڈیش جنوبی کام کشالی
 کوہستان شمال نیپال چٹیسر سے جو کئی تک آریا ورت کنیسر سے
 مار جارتک تیرتھ راج یعنی پرگاسی میں ہے نام نام معلوم بھر رکالی سے رام رکالک
 نام نام معلوم کام کر سے وارکالتک فقط سوال شہر کہ مظاہرہ مدینہ منورہ کی
 حدود و آبادی کی کیا صورت ہے فقط جواب مکہ معظمہ داخل ولایت حجاز ہے
 شرقی اسکے کوہ البقیس ہے اور کوہ قبقان غربی کوہ مشا و کوہ شوان مشرق
 باسم منہ و مرفا و کنیش قربان حضرت اسمعیل کا اس منار پر سے اترنا تھا
 اس زمین پر زراعت نہیں ہوتی سکنا کے مکہ کو جو کچھ ضرورت ہوتی ہے تو شہر طائف
 منگوا لیتے ہیں طائف چوبیس کوس کے فاصلہ پر ہے یعنی اٹھ فرسنگ ہے
 آبادی طائف کی نزدیک کوہ عروان کے ہے اس کوہ پر شربت مٹ بہت ہوتی ہے
 آب و ہوا طائف کی مکہ سے بہتر ہے ابتدا کو طائف میں سورج آب زمزم سے لگے ہیں
 گز کا عینق ہے اور پانی نہ تھا اور وہ بھی شور تھا وہاں کے لوگوں کا بڑا ہی بیان ہے
 کہ ابتدا میں آب زمزم سفید تھا اب ناپاکی دست کفار ان سے سیاہ ہو گیا بعدہ
 زبیدہ خاتون ملکہ ہارون رشید نے نہر جاری کرائی اور مکہ میں بیوی خانی اب بھی
 موجود ہے آدمی سیاہ فام ہوتے ہیں مدینہ منورہ اس شہر کا ابتدا میں بنی بنا تھا
 محمد صاحب نے مدینہ نام رکھا یہ شہر متعلقہ ولایت حجاز یعنی عرب ہے یہ شہر
 زبر کوہ احد کے واقع ہے شرقی اس شہر کے رُود عقیق ہے وغربی و شمالی
 کوہ احد ہے مدینہ سے دو فرسنگ یعنی بارہ میل انگریزی کوہ احد ہی محمد صاحب
 ستدیر سلمان فارسی کے گود اس شہر کے خندق کھدائی یہ شہر کہ سی چٹواری
 ہوا یہاں کی نہایت گرم ہے آدمی سیاہ فام ہیں جو کہ خواب گاہ محمد صاحب کی حضرت
 عائشہ کے محل میں تھی لہذا اتفاق رحلت حضرت محمد صاحب کا اسی محل میں ہو

اب وہ مقام داخل مسجد ہے اور وہ منورہ بھی اسی شہر میں ہے ورنہ قریب مسجد کے راست و چپ قریب حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی واقع ہے اول میں یہ نہیں لیا تھا تبھی اسکو مسجد صاحب نے خرید کر کے اوسمیں مسجد و کھڑا و پختہ تعمیر کر کے حضرت عمر و حضرت عثمانؓ نے افزونی عمارت کی و بعد بن عبد الملک مروان نے بہت عمارت بنوائی محمد بن عبد اللہ العباسی نے اور فراخ کیا مامون خلیفہ سے اوسپر بھی اضافہ کیا اب تک قائم ہے مشرق شہر کے مقابلے وہاں پر قبر ابراہیم بن محمد صاحب و دیگر بانات حضرت حنظلہ و اصحاب امیر المؤمنین حسن و عباس علیہ السلام و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق و عثمان بن عفان و اکثر صحابہ و ائمہ

بحث سوم در ادکار مذہبی

سوال عقائد مذہبی اہل ہند کے کس قدر ہیں جواب اہل ہند کے عقائد مذہبی کل آٹھ ہیں عقیدہ اول یہ سمجھ واجب الوجود تمام و کمال فوق و اتم تمام جہات ہے اور عالم ہے بہ کلیات و جزیات و وحدہ لا شریک جملہ اشیا وجود و علم و سرور عین ذاتش ہے عقیدہ دوم ہبید تقدیم ہے انکار اوس سے کفر ہے عقیدہ سوم تناسخ یعنی بکر پیدا ہونا انسان کو کا صحیح تا وقتیکہ سلسلہ جزائے اعمال کا انجام کو نہ پہونچے اور حلیہ نفس انسانی اپنی کلیات میں نہ ملجاوین اسکو لکھ پرے کہتے ہیں عقیدہ چوتھا کلت یعنی نجات آمد و رفت سے بغیر معرفت خداوند حقیقی و بدون شناخت ذات اپنی کے حاصل نہیں ہوتی عقیدہ پانچواں افعال انسان کے تین طرح کے ہیں ایک سچت جو کہ پیدائش اول میں گر چکا ہے نتیجہ اوس کا اب دیکھتا ہے دوسرا پر اکام یعنی جواب کرتا ہے نتیجہ اوس کا پیدائش آئندہ میں دیکھیکا تیسرا اپرا بدھ یعنی مشیت ایزدی تقدیر عقیدہ چھٹواں نفس مطلقہ انسانی عکس جمال آفتاب یزدانی کا ہے سرور محض ہے بری موت سے معرفت اوسکی معرفت رب موجود کی جملہ موجودات اوس میں موجود ہیں بمقتضا کے

اعمال کے فرشتہ سے لیکر جمادات تک سیر کرتا ہے یعنی پیدا ہوتا ہے اور بعد تزکیہ نفس یعنی ریاضت سے پھر اپنی اصل کی طرف رجوع ہوتا ہے یعنی مکت ہو جاتا ہے عقیدہ ساتواں جو کہ ذات اوس کا نہ ہمیشہ کی فہم و ادراک سے باہر ہے لہذا واسطے پہنچنے اوس مرتبہ اعمال کے تصور منطہرات نورانیہ یعنی دیوتاؤں کا زینہ قرار دیا تا بہ توسط اوس منطہام کی صورت وصال لازوال کی حاصل کرین عقیدہ آٹھواں انسان کو بیاعت لعلق بدن کو تین طرح کا دین واجب ہے ایک دین دیوتاؤں کا جبکہ وغیرہ سے ادا ہوتا ہے دوسرا فرض عابدوں کا اور علما کا ادا ہونا تحصیل علم و تعلیم علم سے ہوتا ہے تیسرا فرض بیاکان یعنی پترون کا بعد حصول اولاد کے ادا ہوتا ہے فقط سوال بید و شاستر و پران و اسمرت وغیرہ اور چودہ بدیا کے کیا نام ہیں۔

جواب بنید چار ہیں رک و سام و ججر و اتھر کن شاستر چھ ہیں
 نیاے میمانسا پانچل بنید انت بیکھک سامکھ شاستر پران آٹھارہ
 مارگٹھائے پران بھو کھٹ پران سری مکت بھاگو تہر جھکھ بیورست برہماندھور
 ماتے پوران بامکن پران نار دمی پران باراہ پران یلسن پران برہم پران
 اکن پران پدم پران اسکھ پران کورم پران لنگ پران کر پران سنشی پران
 اسمرت آٹھارہ ہیں منو اسمرت جاگ لگ اترا نارا اشدھا کو نم براسر
 سنگھ لکھت بس ہاریت بشست جم شاتپ استیب کا تیا ہیں شیت
 دچھ فقط آپ بنید چار ہیں بوجارون بنید سنگھ ہیں ایر بنید علم بات
 از بنید اول و ہنر بنید علم تیر اندازی از بنید دوم کا دھر پ بنید از بنید سوم ارجھ شاستر

اور بارہ حاصلات دنیا

آپ پران بھی آٹھارہ ہیں جو بعد ان آٹھارہ کو اپا چون کہتا لیفیکے

سورج پران نار دمی پران نام سنگھ پران سیو دھرم پران رعد راس پران

کاپیل پران مانو پران سوکر پران اسکھ اسیس بھی کہتے ہیں وارن پران

برہنہ اند پران کالی پران ماہیس پران ماز پران شامت پران ادوتی پران بھاکوت
اسکو پام میں شگفتا بھی کہتے ہیں کوہ پران پاراثری

آپ اس مرت بھی اٹھارہ ہیں تالیف متاخرین
انکرا جابال ناجکت سکند لوکا کس کسٹ بیاس سنت کمار شترج جب
وہا گھڑ کا مینا جات کراتی کچل لو دہا بن کنا د سوامتر ستم

چودہ بدیا کے نام

شکشا کلپ میا کرن کرک جوتھ چھٹیدیا اوٹیر میا سا گم بدیا اور چھٹا شاستر
سوال خلفت بد کے اور تین شاستر ہیں اونکے کیا نام ہیں جواب میں جو
وچار باک یہ طریق پاستک یعنی دہرہ ہیں سوال اہل ہند نے اپنی
چھٹیوں میں چار برن قائم کیے ہیں فی زمانہ دو برن چھتری و بیس بوجہ قبول
نذہب تو دھ کے خراب ہو گئے نہیں انکی کیا کیفیت ہی اور دو برن رہن و شورو
جواب فی رہے انکی کیا نیشیت رہی جواب فی الحقیقت جو ترتیب برن اب اس
ہوئی تھی ہر زمانہ منقلب میں نہ رہی کیفیت تواریخی یہ ہے کہ ماہین مذہب برہمن
و جینیان و چار باکان و بودھیان کے خفا صحت مذہبی بہت رہی ہمیشہ کشن و
جدل قتل ہونا رہا جب زمانہ بودھیوں کا آیا ساسی سا کے سنگھ کو تم فرزند اچھند
راجہ سدھو دن والی پٹنا ہمار کا افتار ہوا نیا دین رواج پایا مذہب برہمنوں کا بالکل
غایب ہو گیا بودھیوں نے ہزاروں پوتھیان مذہبی برہمنوں کی پانی میں ڈلو دیں
یہ کیفیت دو ہزار برس تک رہی پھر عروج برہمنوں کا ہوا اوس حالت میں
بار دو م بوجہ خراب ہونے دو برن کے یعنی چھتری و بیس کی ترسیم کی گئی
یعنی برہمنوں کے واسطے درستی اصالت کے عورت و لون برن کی اپنے
نصف میں لاسے جو اولاد چھترانی اور برہمن سے ہوئی اوسکا نام مور دھاشکت
رکھا و اصل چھتری ہوا اور جو اولاد میانی اور برہمن سے ہوئی اوسکا نام
امشٹ ہوا و اصل میں قرار پایا پیشہ چھتری کا تعلق مور دھاشکت کے پیشہ

ہیں کا تعلق امشٹ کے اس زمانہ میں پیشہ میں کالیستھی یعنی طبابت ہے کالیستھو
 مراد دریافت حال کا یا یعنی بدن کا کر کے اور علاج کر کے اسکو کالیستھہ کہتے ہیں
 غرض کہ میں کالیستھہ میں اور جو اولاد شودرانی اور میں سر موئی اوسکا نام کرن ہوا
 وہ اصل شودر ہے یہ کیفیت بیان ایلوم و برت یوم میت اچھرا میں مفصل ہے
 علاوہ تین برن کی زمانہ حال میں یعنی بارہ سو سال کا عرصہ ہوا زمانہ راجہ تلکچہ میں
 برن پر مہنوں میں بھی تصرف ہوا یعنی چند نقب یہ تلوک چند ہی قائم ہو کے
 غرض کہ کیفیت اصلی کسی میں نہ رہی اب اصلی چھتری مور بھا بشت میں جو نطفہ
 برہمنوں سے ہیں چنانچہ قوم بسین چھتری اپکو کو مور دھا بشت کہتے ہیں مٹری
 ولادت جسکی ہو وہ چھتری ہے مابقی پرانی نسل شنگر برن میں ملے ہذا کالیستھہ
 ہیں برن میں اور کالیستھہ پیشہ ہے جسکو بید و طبیب کہتے ہیں سابق میں
 شودر حجام و امیر قرار دیے گئے تھے اب قوم کرن اصل شودر میں اور سب
 شنگر برن میں کوئی برن ٹیک نہ رہا لہذا ترمیم ہو کے فقط وہ ترمیم یعنی چلی
 ہزاروں اقوام پیدا ہو گئی وہی بودھی لوگ فقط سوال انسان کی کیا نیرنگ ہے
 جس سے اشرف المخلوق تھار کیا گیا جواب الضباط حواس خمسہ و نیت صالح
 و زہد عبادت و ریاضت سے اشرف ہے معرفت جو ضبط حس و کار انسانی ہیں
 ایسی کسی دوسری خلقت میں نہیں ہے جتنے کہ انسان بزور عبادت و ریاضت
 سبقت لیگیانی الحقیقت حضرت انسان ایسے ہی ہیں ظاہر و باطن انکا بقول
 مولانا رومی ہمیشہ ظاہر شش را شہ آرد بچرخ و باطش باشہ تمام ہفت
 چرخ و غرض کہ حضرت انسان کی نسبت دانشمندوں نے نیمہ فرشتہ نیمہ
 کہا ہے حسب رباعی حضرت انسان طرفہ مجہو نیست و از پرستہ شتر و حیوان
 چون کند میل این شود بدازین چون کند میل آن شود وہ ازان فقط سوال
 پوچھیان سنسکرت کی جملہ تصنیف زمانہ سابق کی ہیں کہ جنگی سنوات نہیں
 لکھی گئی یا کچھ تصنیف حال زمانہ ہزار پان سو سال کی بھی ہیں جواب پوچھیان

اہل ہند کی مذہبی ہیں و کے یوم تصنیف سے اسی الان ویسی ہی ہر کسی کی طرح
 ترمیم و تحریف مثل بعض مذاہب کے نہیں ہوئی مگر ان عالم رسی میں بغیر ہر خوش
 و کبت کی جسکو نجوم و شاعری ہنر ہیں البتہ تصانیف تالیف ہوئی ہیں جیسا یہ صفحہ ۱۰۰ پر
 بکراوت میں حالات راجگان و نہشت راجگان میں رکھنیں و میکر و نہشت راجگان
 و غیرہ تصنیف ہوئے جسکو ستر کم دو ہزار سال ہوئے ستمت بکراوت شہر میں
 میرا مرت پوتھی علم بیک کی تالیف ہوئی جسکو تین سو اتریس سال ہوئے
 مہورت چنتامن و لور رائند نہشت نیکلکٹھ لے اگر شاہ کے وقت میں
 تصنیف کی ہیں رتن پوتھی جاتاگ عبد شاہ شجاع میں تالیف ہوئی ہے
 دو سو چھیالیس سال ہوئے نہشت کما کر بھٹ سے
 ستمت میں تالیف کیا جسکو دو سو اکتالیس سال ہوئے دساجنت میں گہرا
 پنڈت گیش دیوک نے ستمت میں بنائی جسکو دو سو اکتالیس سال ہوئے
 سدھانت سر و من کا مریخ نیک ستمت میں بنایا گیا مہورت کنت ستمت میں
 بنائی گئی جسکو ایک سو اٹھاسی سال ہوئے سکھ پو دھکا ستمت میں بنائی
 جسکو عرصہ ایک سو ترسٹھ سال کا ہوا فقط سوال دنیا میں کون کون سے
 کون کون شخص پیدا ہوئے جنکی ولادت بے پردہ بے مادہ ظاہری مشہور ہے
 جواب مذہب ہنود میں ولادت مہاراجہ منو آدم ہند کی بے مادہ پردہ و لاو
 ست رو پار و جہ منو کی ولادت بے مادہ ہے ولادت راجہ جدہ شتر و عیدہ
 پاڈوان راجگان دہلی بے پردہ ہے اور مذہب عیسائی و دین محمدی میں ولادت
 حضرت آدم بے مادہ و پردہ ولادت حوالی مادر ولادت حضرت عیسیٰ بے پردہ
 اور مذہب یہود میں فقط ولادت آدم و حوا یہ مضمون صدر ترکوں میں
 ولادت آدم و حوا بدستور ولادت نور سحر خان فرزند ملکہ الن تو آ کی بے پردہ ہے فقط
 سوال قرآن شریف جو کہ کتاب آسمانی دین محمدی کی ہے یہ کتاب بقول اہل اسلام
 ہیئت مجموعی نازل ہوئی یا کس طرح سے فقط جواب حضرت جبریل علیہ السلام قرآن

دہت تین سال میں بد فعات نازل فرماتے رہے اور احکام اور نوواہی کے
اور تمتیلا قصص انبیاء موافق واقعات کے گوش گزار سیدائرا کو فرماؤں
صحاہ کبار نے آیات کو مجتمع کر کے شیرازہ بند کیا اور رواج دیا ابتداً فارسی
قرآن کے چار شخص تھے عبداللہ بن مسعود ابی کعب معاذ بن جبل سالم بن
سوال دین محمدی ابتداً کس کس نے اقبال کیا اونکے کیا نام ہیں جواب
بزرگوں میں حضرت صدیق اکبر اور خیر دون میں حضرت علی غوثوں میں فی
خدیجہ الکبریٰ غلاموں میں بلال یہ چار شخص ابتداً اقبال کنندگان دین سلام
ہیں سوال قرآن شریف میں سورتیں اور رکوع اور سجود اور عشر کس قدر ہیں
اور آیات کا شمار کیا ہے اور کس قدر انبیاء کون کا ذکر ہے اور سونہا کی مدنی
کس قدر ہیں اور کلمات و حروف کس قدر ہیں اور ہر حرف پر کیا ثواب ہے ان حالات کا
کیا جواب ہے جواب سورتیں کلام الہی تین ایک سو چودہ ہیں منجملہ ونکے
ہفتاد کی ہیں اور چوالیس مدنی ہیں اور عشر اسکی چھ سو بیست ہیں اور رکوع
پانچ سو چالیس اور آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ اور کلمات چھتر ہزار چار سو
اور حروف تینس لاکھ دو ہزار چھ سو سترہ ہیں اور ہر حرف بروسی کی کا
ثواب ہے اور سجدہ چودہ ہیں اور پچیس نبی کی تعداد بت کافروں کے ہے
اور پچیس اسم نبی اسلام کے یہ ہیں آدم نوح ابراہیم اسمعیل اسحاق یعقوب
یونس یوسف لوط صالح ہود الیسع شعیب داؤد سلیمان ذوالکفل
اور یسٰی الیائس عیسیٰ ذکر کیا ایوب موسیٰ ہارون عیسیٰ محمد فقط سوال
قرآن شریف میں کون آیت و سورہ افضل ہے جواب سورہ بقرہ میں
آیتہ الکرسی فضیلت رکھتی ہے فقط سوال مذہب اسلام میں جو بقرہ میں
اونیں ایک سو بیس تک سوال ہو مثلاً ایک کیا ہے دو کیا علی ہذا مذہب ہنوبھی جواب
جواب اسلام یہ اللہ ایک کرام کا تین دو طلاق عورت فرض نماز موت
ایام حیض تین اصحاب رسول اطراف و عنصر و کتاب الہی اور دست و پا چار

وقت نماز پانچ شیش جہت ہفت آسمان ہشت بہشت ہشت ہفت
 رجال الغیب نہ محل محمد صاحب غاشورہ اعتکاف گیارہ برادر یوسف
 و گیارہ فرزند لوٹا بارہ فرزند یعقوب کے بارہ مہینے سال کے بارہ لوم وفات
 محمد صاحب حرف بے نقط تیرہ ہین چودہ بطبق و چودہ علم پندرہ حروف نقطہ دار
 سولہ مہرہ چوبیس سترہ کتاب فرائض نماز اٹھارہ فرزند موسیٰ او نیس حصہ حسن بو
 اونیس دروازہ دو رخ بیس رکعتیں تراویح کی بیس دروازہ بہشت جواب ہفت
 بر حصہ ایک آدوویتہ اسنوئی کمار و مرد دعوت دو گن تین گن جو گن ستو گن تہو گن
 اٹھ کر ن چار پنج تہ گھٹ کرم سات بیس اٹھ جام یعنی پھر اٹھ آٹھ نو گن
 و نورات و شش بر ہماند دس دس گیارہ اندری گیارہ رودر بازارہ کلاسور ہجو
 بارہ بھو کھن تیرہ استری کسب کی چوڑا رہتن جود بھون پندرہ تھہ مہینے کی
 سولہ کلاسولہ سنگار سترہ تہت سو چھم اٹھارہ پرات واسمرت پرمان سنگلیا
 یعنی سمانیسی سن یعنی ضفر کھینچ بھو جابیس لہجن بیس مسبوہ بیکھ بیس موتی کی لڑی فیض
 سوال فرمیش کی کیفیت کس طرح ہے جواب یہ مقدم بہت مشکل تھا مگر فیض
 روایت شاہزادہ روم جو اخبار اوہ نے طبع کیا ہے بیان کیا جاتا ہے روایت ہی
 کہ جب شہر سلطنت روم فرمیش کا کارخانہ جاری ہوا او سو وقت سلطان کا
 بھی جی چاہا لہذا پہلے جس شخص کو بھیجا او سننے آگے کچھ نکہا بادشاہ نے
 وزیر کو بھیجا وزیر نے بھی چھپایا بادشاہ نے قتل کیا و بعد کو بھیجا او سنے بھی
 سکوت کیا بادشاہ مجبور ہو کر چپ ہو رہا غصہ میں آکر کے فرمیش کے گھر کو
 کھودا کے سمہر میں ڈال دیا بعد تھوڑے دن کو شاہزادہ اتود حصہ بادشاہ کی
 حاضر ہو کے منظر ہو کہ قبلہ عالم جو سبب میر کے میان کرنے میں ہار چکا تھا
 وہ اب نہیں ہے یعنی وہ فرمیش گھر مہار ہو کے بے نشان ہو گیا لہذا اڑھایا گیا
 جو میں افشاری راز کرتا تو وہ ہلاک کرتا اب شاہزادہ بیان کرتا ہے کہ اول فرمیش
 مجھ کو ایک مکان میں لیجا کے غسل اپنے طور پر دیا اردو سردی مکان میں پڑا کہ سن کی

پھنائی پہلی بو شاک اوتار ڈالی گئی جب مکان میں داخل ہوا تو وہاں طرح طرح تکلف کی
سامان رکھے تھے اچھے اچھے بابج رہے تھے جن سے دل کو نرم نرم سدھرتا تھا
مکان میں خوب روشنی کا سامان تھا جابجا میز چنے خوب صورتی سے برتنے کتب
جام شراب رکھے تھے کسی پین شراب کسی پین شیر کسی پین شربت جب اس کمرہ میں
شاہزادہ آیا تو فرمیشنون نے شاہزادہ سے کہا تمھارا جو بی بی اسٹین بی بیالہ
اوٹھنا لو چنانچہ شاہزادہ نے پیالہ شیر کا اوٹھا لیا پانچویں مکان میں گیا وہاں کوچ
پچھا تھا اوسپر ایک نعش مردہ آدمی کی دس گز کی لبنی لٹی ہاونی تھی شاہزادہ کے
ہمراہی فرمیشن نے شاہزادہ کو کچھ عمل بتایا کہ وہ کچھ دانہ ماش پڑھ کر اوس نعش پر
جب شاہزادہ نے یہ عمل کیا تب وہ نعش ایک مرتبہ حرکت میں آئی دوسری مرتبہ
پھر عمل پڑھا وہ نعش اوٹھ بیٹھی تیسری مرتبہ عمل پڑھا اوس نعش نے ہاتھ بڑھایا
اوسوقت فرمیشن نے کہا کہ وہ پیالہ دوہ کا خوا کہ کرو شاہزادہ نے وہ پیالہ دے دیا
وہ لے کر سو رہا چھ گھر میں شاہزادہ گیا دیکھا کہ ایک نعش پہلی نعش سے بھی بڑی
نظر آئی جو کوچ پر لٹی تھی اسکو بھی شاہزادہ نے مثل پہلی نعش کے جگایا جسوقت
یہ نعش اوٹھ بیٹھی اوسوقت فرمیشن نے پیالہ شراب کا مجھک دیا یعنی شاہزادہ کو
شاہزادہ نے اوس نعش کو دیا اوسنے لی لیا اور سو رہا اب ساتواں کمرہ نہایت تیر و تازہ تھا
بالکل اندھیرا وہاں فرمیشنون نے شاہزادہ کو ایک قلمعدان دیا اور کہا کہ اوس کو
لیکے اسکے اندر جاؤ شاہزادہ جرأت کر کے اندر گیا جا کے ایک دروازہ کے قریب پہونچا
اوس دروازہ سے تھوڑی دور کے ٹھیک سامنے ایک طاق شاہزادہ کو نظر آیا
اوس میں کچھ چیز نہایت روشن نظر پڑی اوس روشنی نے ایسا جذب کیا یعنی کھینچا
کہ شاہزادہ اوس روشنی تک کھینچ گیا جب شاہزادہ طاق تک پہونچا جبکہ مشتاق تھا
اوسوقت ایک صورت نہایت سیاہ فام خوفناک تلواریں ہاتھ میں برہنہ شمشیر شاہزادہ کی
گھر میں ہوا ہوا کہ کہا کہ میں تمھارا دوست ہوں ہر طرح سے تسلی بخشی کی اور تم مجھ سے ڈرو نہیں
یہ ایک شکل اسکے کندھ سے اتر گئی شاہزادہ دروازہ کے پاس آ کے ماہر نکل آیا کبھی

ارادہ کرنے کا کرتا تو وہی صورت مستعد قتل پر پہنچی تھی یہ کیفیت مقام روم کی ہر نقطہ
سوال تحقیق سنا گیا کہ دخمہ یعنی مقابلہ شاہ گشتا سپ شاہ ایران و سام و نیران
وغیرہ کی شہر واقع ہندوستان میں بنی ہین اسکی کیا وجہ ہے کیا راجگان قنوج
بھی مذہب ساسانی رکھتے تھے یا آنکہ رسم دوستانہ تھا اسکا باعث کیا ہے فقط
جواب مقابلہ شاہان ایران ساسانی مذہب کا قنوج میں ہونا صحیح ہی از روئے
تواریخ کے کیفیت مفصل اسطرصر ہے کہ مذہب ایرانیوں کا اون دنوں ساسانی تھا
اس مذہب میں بھی رواج دفن مردہ کی تھی چنانچہ جاسپ کاہن نے اپنے علم سے
کیفیت آئندہ کی خبر دی کہ بعد چند مدت کے دین بھی آتشکارا ہوگا زردشت اسکا
موجود ہوگا اور ہمیں اسکا مدد و معاون ہوگا اور رواج دین بھی کرے گا طریقیہ دفن کا
موقوف ہوگا اور گڑے مردہ اوکھاڑے جائیں گے اور جلانے جائیں گے دریافت
اس حال سے ہر ایک نے دخمہ اپنا ہندوستان میں مقام قنوج بنایا اور احتیاطاً
ہر دخمہ پر کتبہ سنگی لکھ کے لگا دیا اوس میں کھودنے والے دخمہ کی نسبت بہت
کچھ صفت اور ممانعت نہ کھودنے دخمہ کی لکھی تھی اور واسطے پیشکش کے
کھودنے والیکو نوٹس من الماس سمجھوں نے رکھ لیا تھا جب زمانہ آیا اور ہمیں نے
رواج دین کیا مقبرے کھودے گئے لاشیں جلانی گئیں جب بڑے مقابلہ کی
تلاش ہوئی خبر ملی کہ قنوج میں ہین ہین سیستان ہوتا ہوا ہندوستان میں
ہو چکے قنوج میں آیا دخمون کو دیکھا کتبہ پڑھے رحم کھایا تحفہ لیا چلا گیا سوال
کنہر مقدونیا کا کیا مذہب تھا اور کس روز وفات پائی جواب کنہر نے
بعد فتح دارا کے مذہب پارسی اختیار کیا ہر روز روز وفات پائی فقط سوال
تعمیر خانہ کعبہ کا زمانہ کس قدر رہا یہ بیان تواریخی فقط جواب از روئے حساب کی
اس ۹۱ ہجری تک تین ہزار سات سو سال ہوئے سوال طوفان نوح آدم
کس قدر عرصہ کے بعد واقع ہوا جواب القیاس دو ہزار سو تینتالیس سال کے بعد بقولی
دو ہزار تین سو پچھتر سال بعد آدم کے طوفان آیا فقط سوال طوفان نوح کو کس قدر

عصہ ہوا اس ۲۹۱ ہجری تک جواب از روی تواریخ کو اس ۲۹۱ ہجری تک چار ہزار نو سو اڑتالیس سال پہلے
سوال مہبوط آدم کا بہشت سے کنس مہبطی جواب مہبوط آدم میں بہت اختلاف ہی
ہر مذہب کا بیان مختلف ہی چنانچہ سریانیان کا قول ہے کہ قبل آدم صفی کی بہت
آدم ہو گئے ہیں پہلا آدم نر دطوس تھا اور انکی زوجہ کا نام آوان تھا اور حدیث
اہل اسلام سے ثابت ہے کہ پیش از آدم صفی بہت آدم ہو گئے ہیں اور حضرت
موسیٰ کا قول یہ ہے کہ آدم و حوا بارخ فرادیس زمین عدن میں بہشت سے اونترے
مورخین کو لفظ فرادیس پر گمان ہے لہذا یہ بیان ہی بعض کہتے ہیں آسمان سوم
بعض کہتے ہیں وسط مہبط بعض کا قول ہے کہ کنیان میں و بعض بیان کرتے ہیں
کہ تاتار روس و دیار بکر و سراق و اٹوقیا اور بہت لوگ سویڈن و امریکہ میں کہتے ہیں
مگر حضرت موسیٰ کا قول نسبت نزول آدم کے نزدیک تحقیق ہے اور قرآن شریف تک
نجات ہوتا ہے جنات عدن بحری من تحتہ الانهار و بعض کہتے ہیں کہ میان و جبلہ
فرات کے ہی اور نزد متاخرین زمین فرنگ پر نامین ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ ۴۸ ثانیہ
و ربع جنوباً و میان ۵۱ درجہ ۵ دقیقہ شمالاً و ۵۲ درجہ غرباً و شرقاً اہل اسلام ہر آدم
کوہ رہی ہوا دفع سرحدیپ و نزول حوا جہنم میں اور دونوں کی ملاقات عرفات میں اور
نزول آدم کا بہشت سے بقول اہل اسلام روز جمعہ ہم محرم ہے دو ہزار پانچویں
سال قبل طوفان بقول مولوی محمد رفیع الدین دہلوی عمر آدم کی نو سو اڑتالیس سال کی تھی
غرض کہ نزول آدم کا بیان مختلف ہے اور طوفان نوح کا تمام عالم کی نسبت بھی بہشت
اول یہ کہ تعزیر واسطے گنہگار کے واجب ہے گنہگار ال قایل بھی ہیں عدالت خداوندی
کب گوارا کرتی کہ بجرم آل قایل کے تمام جہان سطح الہی میں مبتلا ہوتا دوسرے یہ کہ نہ کہ
طوفان کا کسی تاریخ پارس و ہند و چین نہیں ہے اور ایسے ذکر حادثہ اہم کا نہ ہوتا تھا
سے ہی تیسرے یہ کہ ایک شخص کی اولاد نے اتنے تھوڑے عرصہ میں تمام جہان کے خبر پر گونہ
آباد کر دیا اور ابھی تک حد آبادی کا پتہ نہیں ملا اور بلا جہاز کے جزایر میں کیونکر پہنچے
چوتھے یہ کہ تمام جہانی اولاد نوحی ہوتی تو واجب تھا کہ ابتدائے زبان حجبہ جہانی سریانی ہوتی

اور محدثین اسلام کا بیان ہو کہ یہ سخط الہی آل قاییل پر ولایات عرب و سام و مصر و ولایات فرنگ و حدود پارس تھوڑا ہند سے نازل ہوا چنانچہ بتائیں کہ مشن ہمارے ہفت روزہ بیشتر طوفان سے سبکو خبر دی تھی یعنی فقط غرق دوار کا اوٹھوس دیوبند نے بھی اعلان دی تھی لہذا اسے کتب حکمت و ملت کو شہر سارونہ میں دفن کیا تھا بقول اہل اسلام جو الیس روز و نرات بارش ہی فقط سو ال ابتداء سے پیدا ایش عالم میں بیان مذاہب مختلف کا کس کس طرح ہے

جواب اول بیان فلاسفہ علمائے ختاء ہند و یونان و ایران

یہ زمانہ جیسا کہ ہے اثری وابدی اور ادراک ہوتا ہے حرکت سے اسکو زمانہ کہتے ہیں اور اس کے مجر کو دہر کہتے ہیں بیان برہمنان ہند عمر برہما کی سو سال تعداد ایک روز برہما کی ہزار چوگی مدت چوگی کی بنتا لیس لاکھ بیس ہزار سال ہی تعداد ایک روز برہما کی بنتا لیس ہزار سال حساب سے ہوتی ہے اور ایک سال کو پچیس کھرب بانواری ہوا اس حساب سے سو برس کو پچیس نیل سال کی عمر برہما کی مقرر کی ہے اور برہما کی ایک دن کا کلپ نام ہے اس ایک کلپ میں چودہ منو یعنی آدم پیدا ہوئے ہیں چنانچہ ابتک عمر برہما کی پچیس سال گذرے ہیں اکاون سال میں پہلا دن اور پہلا پر ہے سات منو یعنی آدم ابتک گذر چکے ہیں آٹھویں کی اب اولاد ہے عسمر ہر منو کی ستر چوگی ہے فقط بیان اہل ختاء قیام دنیا کو ہزاروں قرار دیتے ہیں اور تعداد ہر دن کی دس ہزار سال شمسی قرار دی ہے اس حساب سے ایک کروڑ سال ہوئے چنانچہ ابتک آٹھ ہزار آٹھ سو و نسٹھ دور یعنی دن ہو چکے ہیں دورہ ششم یعنی ساٹھویں میں پہلا دن تینا چھ ہزار سات سو ستائیس سال خلاصہ یہ کہ ابتک آٹھ ہزار اسی کروڑ چالیس لاکھ تین ہزار سال گذر چکے ہیں اب دورہ ساتھویں میں چھ ہزار سات سو ستائیس سال گذر چکے ہیں بیان قدما کے ایران اول رواج دین مہ اباد ایک اسپار یعنی ایک ارب دوم دین ساسانیان یک شمار یعنی یک کروڑ سوم دین پاستکیان نو دسلاہ یعنی تین لاکھ چھ ہزار تیس سال ابتک ایک ارب یک کروڑ تیس لاکھ چھ ہزار تیس سال ہوئے

قول مصریان کہ شروع آفرینش سے منطقۃ البروج معدل النهار تک
 زوایا کے قایم پر متقاطع ہوتا ہی سو سال میں یک دقیقہ مائل ہوتا ہے
 جب دونوں باہم ملجاتے ہیں عالم معدوم ہوتا ہی چنانچہ پیش از طوفان نوح چار مرتبہ
 منطقہ منطقہ سے منطبق ہو چکا ہی یعنی چار کروڑ چھ سالی لاکھ سال گزرے
بیان حکماء کے بابل کا ہی کہ عمر عالم کی نو لاکھ اسی ہزار سال ہے
 تارو طوفان نصف گزری تھی بیان علمائے دین محمدی حدیث
 میں ہو کہ سینے پیغمبر سے سوال کیا کہ پیش از آدم صنفی کون تھا جواب دیا کہ آدم
 سائل نے چند بار یہی سوال کیا جواب پایا کہ تیس ہزار مرتبہ کہا جائیگا بیان بودہ
 و چین مذہب کا بیان کرتے ہیں کہ زمانہ دو طریق پر ہی ایک اوسمینی دو مروت
 سمرینی دونوں کے چھ حصہ کیے ہیں جسکی تعداد لانتہا ہے اہل یورپ کا
 بیان پیدائش عالم کی پانچ ہزار سال خواہ سات ہزار سال ہے باستناد اہل یورپ
 کثرت زمانہ پر اور سب کی کثرت راے ہے فقط

بحث چہارم در ذکر فوائد اشیا و تاثیرات ہوا می و چار طر

سوال ہر چار طرف کی ہوا کی تاثیر کیا ہے اور نام کیا ہی جواب چاروں ہوا کے
 نام یہ ہیں شمال جنوب صبا دبور واضح ہو جانب مشرق کے راست و چپ
 کرہ خاک و آتش کا ہی لہذا گرم و خشک ہی ہوا ہے دبور اور جانب شمال
 بوجہ ہونے راست چپ کرہ ہاے خاک و باد و کثرت آب بسبب شیب سرد و خشک
 اور جانب جنوب بوجہ ہونے راست چپ کرہ ہاے آب و آتش کے گرم تر ہی
 اور جانب مغرب بوجہ ہونے کرہ ہاے باد و آب کے سرد و تر ہے فقط تاثیر
 شمال کی بوجہ کوہستان و تشیب کے و دوری آفتاب سرد و خشک ہی تاثیر کی
 تقویت دماغ و بدن صفا کے رنگ و درستی حواس و غلبہ شہوت و زیادتی دیا ہا
 فقط تاثیر جنوب گرم تر فائدہ ہستی بدن و غلبہ نوم یعنی نیند گرائی کوشش
 و خیرگی چشم و سیاہی رنگ و کمورت حواس کی شہوت و زیادتی تو الداناث

یہ ہوا خاکسار بارش لاتی ہی فقط تاثر صبا معتدل ہی آغاز اس ہوا کا
نمود سفیدہ صبح سے ہی اور اختتام تابندی ایک نیزہ آفتاب اوس وقت
غلبہ نیند کا ہوتا ہی مریضوں کو قوت صحت و اسالیب طبیعت کو وہ چہرہ
صاف کرتی ہی تاثر بین اس ہوا کی بہ نسبت گرمی کے تری زیادہ ہی تاثر و لو
معتدل ہی گرمی و خشکی سے آغاز اس ہوا کا غروب آفتاب سے ایک کھنڈہ رائیگ
تاثر اس ہوا کی بخلاف باد صبا کی ہی بیمار و کو نہایت تکلیف ہوتی ہے فقط
سوال سونا و چاند ہی و فلعی یعنی رائگہ کی تاثر کیا ہی اور کس مرض کو مفید ہے
جواب سوئی کی تاثر گرم تر ہی درجہ دوم بین فائدہ فرحت دل و ترقی روشنی چشم
قوت فراخ دافع خفقان و رطوبات دہن مومھ مین رکھنے سے مومھ صاف
رہتا ہے بدبو مین کی فقط چاند ہی کی تاثر معتدل ہی سردی و خشکی سے
دافع رطوبات مجھ و خفقان و لوا سیر و مقوی دل اور زخم قرحہ و خارش کھان کو
مفید ہے رائگہ ہرن کھری سرد و تر ہی درجہ اول مین آما س معدہ
و خایہ و پستان اور مرض سرطان کو سخی اسکا بہت مفید ہی اور خاصیت اسکی
یاس رکھنے سے احتلام نہیں ہوتا اور اکثر آفات سے محافظت کرتا ہی اور جس
درخت میوہ دایرہ باندھا جاوے المضاعف حاصلات میوہ ہوتی ہی یعنی میوہ
رایگان نہیں ہوتا تاثر کی تاثر گرم و خشک ہی درجہ دوم مرض چھلکا
یعنی نزول چشم و اجرا سے خون زخم و قرونی کو شمت کو سفند ہی آہن کی تاثر
خشک ہی درجہ چہارم پانی چھایا ہوا آہن کا واسطے مرض طحال کو بہت مفید ہی
اور واسطے نکالنے جمی ہونی ریم کمہ کان انسان سے لچون و سرکہ بہت مفید ہی
ستہ کہ مین لچون ملا کے کان مین ڈالنے سے سب ریم کمہ بخندہ نکل جاتا ہے
سب سب یعنی سرب کی تاثر سرد و تر ہے درجہ اول مین امراض خنازیر
و قروح کو مفید ہے اگر مریض بوا سیر و روغن گل و آب کشنیز کو سیسی یعنی
سرب کے ہاون مین خوب کھل کر کو اوس پانی سے آبدست لیوے

تو بہت مفید ہی اور ورم خایہ کو بھی فائدہ کرتا ہے سوال خاصیت و فوائد
جوابرات کے کیا ہیں جواب الباس یعنی ہمیشہ اچھے طرح کا ہونا
ایک نہایت سفید شفاف اوسکو فرعونی کہتے ہیں دوسرا زردی مائل اوسکو
تبتی کہتے ہیں تیسرا مائل بکبودی اسکا نام سیماپی ہی اور لکھا ہے کہ سرخ و سیاہی
ہوتا ہے حامل اسکا آسیب برق سے محفوظ رہتا ہے مروارید یعنی موتی کی
تاثیر گرم ہی و بادل میں اور خشک ہی بدرجہ دوم دافع خفقان خوف و سودا و صفائی خون لٹا نافع بربال
خون از خلط و اور بصارت کو قوت دیتا ہی دافع جین خون کو بند کرتا ہی اور انٹو کو چلا دیتا ہی
تاثیر زبرد یعنی راوٹی۔ مرض صرع یعنی مرگی کو پاس رکھنے سے بہت
فائدہ ہوتا ہی اگر رسم خوردہ کو بقدر تین جو زبرد کھسکایا جاوے نہایت
مفید و حکم کسیر رکھتا ہی اور زبرد میں اکثر نظر کرنے سے بصارت کو قوت
ہوتی ہی اور سانپ کی نظر اسپر نہیں پڑتی اور خوف شیاطین سے حامل اسکا
محفوظ رہتا ہی بلور کی تاثیر دانتوں کو حامل کے مستحکم کرتی ہی مونگا یعنی
مرجان کی تاثیر مونگا مع شاخ و بیخ خون کو بند کرتا ہی مقوی نگاہ دافع بربال
و معین رطوبات مرض صرع ہے طحال بزرگ کو دفع کرتا ہی صدف یعنی
سیمپ جس میں موتی پیدا ہوتا ہی تاثیر اسکی طفل خورد سال کو
برآمدگی دندان میں تکلیف نہیں ہوتی استعمال اسکا وجہ مفاصل و فقرس و زخم ہا
چشم و فرہ افشانی چشم کو مفید ہے سوال بقولات و میوہ جات مستعملہ
روزمرہ کی کیا کیا فائدہ و تاثیر ہے جواب انکو زبرد گرم تر سے
فرہی تن و دافع اخلاط بدن سریع الہضم و شتی و مہی و مولد لطفہ کثرت استعمال سے
ماذہ جذامی ہو جاتا ہی شراب انگوری نہایت مفید ہے اسکی بھی کثرت رعشہ
و مرگ مفاجات پیدا کرتی ہی خمر پیرہ شیرین گرم تر ہی مقوی مثانہ اور زود ہضم
جسد اثر اسکا عروق پر پہنچ جاتا ہی اور جو خلط معدہ میں ہوئے اوسکا
معین ہوتا ہے صحیح مزاج کو مفید ہی تر لوز سرد تر و حقد شیرین ہو بہتر ہی

امراض حارہ کو بہت مفید ہی دیرمضم ہی بعد غذا کے کھانا اسکا منع ہی سپانز
 بدرجہ اول گرم بدرجہ سوم تر فائدہ دافع خفقان و خون فاسد و بواسیر و زائوسور شامہ
 یک ہفتہ استعمال اسکا نطفہ کو زیادہ کرتا ہی اور رنگ چہرہ کو سرخ و صاف کرتا ہی
 ناز چیل ہندی گرم تر ہی فائدہ ترقی نطفہ روغن اسکا بواسیر اور دروسرین
 و پشت کو فائدہ دیتا ہی خسر ما گرم تر ہی فائدہ فریبی تن و سرخی بدن اور معدہ کو
 قوت دیتا ہی اور اخلاط کو پاک کرتا ہی کثرت استعمال میں درمندانہ پیدا ہوتا ہی اور دانت
 ہلجانے میں فقط تھر ہندی درجہ اول میں خشک ہی درجہ دوم میں تر و دفع صفرا
 و تشنگی اور شکم کو نرم کرتی ہے انجیر گرم تر ہی مگر پختہ اور نیم خام سرد و خشک
 باضم غذا ہی تاثیر رکھی ہو سکتی یہ ہی کہ جس درخت میں کیڑے نقصان کرتے ہوں اس
 درخت پر لکڑی انجیر کی پانی میں گھس کر وہ پانی چھڑک دے سب کیڑے مر جائینگے
 جوز بویا یعنی جامبیل گرم خشک ہی بدرجہ سوم قابض ہی امراض بارہ کو مفید
 بوے دہان کو خوش کرتا ہی سنگ شانہ و کرفلی بول کو مفید ہے کشنیز یعنی
 وھنیا سرد و خشک ہی کثرت استعمال سے ضعف بھارت و سستی باہ و کمی
 نطفہ تاثیر درخت کشنیز مع بیج کی جس عورت کو کہ درزہ میں مبتلا ہو درخت کشنیز کو
 عورت کی ران پر باندھ دے فوراً اولاد پیدا ہوے انار شیرین گرم ہی
 اور انار مرش سرد و خشک دافع صفرا و مقوی جگر و حالبس خون ہی شیرین بہت مفید ہی
 یا استعمال اعتدال ترقی باہ مرض طحال کو مضر ہی فقط بقولات میں ترکاری پڑل
 درجہ اول مریض کو فائدہ مند ہے اور ساگ پالک کا سولہ خون ہی بخور کا ساگ
 گرم ہی اور سب ترکاریاں رطوبات کو ترقی دیتی ہیں اور ریاح کو پیدا کرتی ہیں
 سوال غلہ جات کے کیا کیا فائدی ہیں جواب گندم و ماش و نخود
 یہ تینوں غلہ گرم ترین جملہ اشیاء سے مفید ترین جو سرد و خشک گرم مزاج کو
 نہایت مفید ہے اہ ہر بقول حکماء یونانی گرم و خشک و بقول مسرانی سرد
 و خشک ہی مسور سرد و خشک ہی خون سوداوی کو ترقی دیتی ہیں اور معدہ کو خراب کرتی ہی

ضمف بصارت کرتی ہے مرض نفرس کو مفید ہی استعمال دوام مادہ بجدای پیدا کرتا ہے
 ہر پنج کا مزاج سرد و خشک ہی بعد غذا کے تشنگی لاتا ہے سوال شیبہ کا کیا فائدہ
 جواب گرم مزاجوں کو دوام شام و بگاہ اور مرطوب مزاجوں کو گاہ گاہ اعلیٰ ہے
 سید الطعام نام ہی استعمال عام ہی سوال گوشت طہور و حیوانات
 حلالی میں کیا کیا فائدہ کے ہیں جواب درایات گوشت بکری
 سرد ہی لاریب ہے بھیر کا گوشت ہی سردا سرعیت ہے معتدل گوشت ہی وہ
 بھیر کو کا ہے اوس نقصان نہیں ہے کچھ اصلہ سرد ہی اور غلیظ لحم شتر
 گوشت بکری کے بچہ کا ہتر ہے اور آہو برہ کے گوشت کو کھا دیسکین اوسمین
 ترہ و سرکہ ملا ہے زود ہضم و سبک ہی وہ لاریب ہے کھاوے اوسکو نہیں
 اوسمین عیب ہے گوشت خرگوش کا ہی خشک و گرم ہے کوکہ ہوتا ہی وہ ملائم
 نرم ہے چٹو و سرگوندیو کے کچھ نقصان ہے اوس سے ہووے نہ آدمی کو زبان
 گوشت پاٹھو کا ہے غلیظ مگرے کو خرہ ہی مگر قوی کیسر ہے مرغیان اور تندرہ اور
 بتیرہ اور بھی کیسک جو ہی خوش منظرہ گرم اور خشک لحم ہی انکا ہے حق فی
 یہ نعمتیں ہیں کین پیدا ہے ہین قوی ویرضیم بھی بسیار ہے یعنی ہین طایران کو بی بارہ
 انہی پیاسہ شراب کا ہے فلاح جسکے مذہب میں ہو شراب مباح نہ گرم ترچہ کو
 کوئی کھانا اس سے بہتر ہی ہے بادانگیرہ فاختہ کو جان ہے اوکے تر ہی اوس سکیا
 کم ہان ہے جو کہ چڑیا چڑے کو کھاتا ہے لطف شہوت کا وہ اوٹھاتا ہے
 سوال زعفران کا کیا فائدہ جواب اول درجہ میں گرم دوم درجہ خشک
 مفید ہل و دماغ و مولد لطفہ و قوی باہ استعمال شہول دوا کے فائدہ مند ہی
 سوال تخم کرفس یعنی کسسم کے بیج کا کیا فائدہ ہے جواب گرم خشک ہی
 مرد و نکو ترقی گاہ عورتوں کو خواہش آمد طلاسکا مرض رعشہ کو بہت مفید ہی سوال
 مشک کی تاثیر جواب مشک گرم و خشک لیتگی بول کو فائدہ مند ہی
 اور قوت و دل و دلخ ہے دافع خفقان اور سفیدی آنکھ کو زایل کرتا ہی

پورب افغانستان پچیسم اشیاء و روم وسعت ۵۶۰۰۰ میل مربع ہی آمدنی
 تین کروڑ روپیہ کی ہی یہ ملک بارہ صوبوں میں تقسیم ہوا اول صوبہ اذربائیجان شہر تہران
 تبریز کردستان شہر کلان کرمانشاہ نورستان مین خرم آباد خجستان مین دزفل
 فارس مین شیراز عراق مین طہران اصفہان لاریجان مین لاریجان شہر سے
 مازندران مین مازرے نام شہر کرمان مین کرمان شہر گیلان مین قندھار مین مین شہر
 استر آباد مین استر آباد شہر کلان ہی اور ہرمز و کرک وغیرہ کے جزیرہ جو ایران کے
 کھڑی مین مین اسی حکومت مین شمار مین دارالسلطنت شہر طہران
 ۳۶ درجہ ۴۰ دقیقہ اتنے عرض اور ۵۰ درجہ ۵۲ دقیقہ پورب طول مین ہی اصفہان
 قدیم بیت السلطنت ہے وہاں سے ڈھائی سو میل دریا سے زندرود کی کنارہ ہے
 اور شیراز پان سو میل دھکن ہی شیراز تیس میل گوشہ شمال و مغرب اگلے زمانہ کا
 پیرانا دارالسلطنت استخر جسکو انگریز پیرسپونس کہتے ہیں تیک نشان گل زمانہ کی موجود
 اب بقیہ زمانہ راجگان بادشاہان ہندوستان ایران حسب بیان تاریخ فتح الاخبار

جواب بتفصیل کیو مرت ہم عصر راجہ ہستی جسے ہتتنا پورا باد کیا ہی طہرس
 ہم عصر راجہ دلیپ جمشید بعمر ۳۵ سال ہم عصر راجہ جد شطرس و سہ سال بن
 جمشید بخوف بادشاہ ضحاک فراد کو عہد راجہ سہ سال مین بوضع سپاہیانہ کا لیر کیا
 چند سے پوشیدہ راجہ اسے جانا کہ راز افشا ہوا او سو وقت براہ چین کی لکنا تارہ
 بمقام کوہستان شمال حیران شاہ ضحاک نے خیر پاک کے قتل کیا قدرت خدا مقام
 عبرت ہی کہ ایسا شاہ دیجاہ بحالت تباہ بعمر ۳۵ سالہ مقام یکسی مین جان بحق
 تسلیم کر کے ضحاک ہم عصر راجہ سرون فریدون ہم عصر راجہ بھیکم پور و سلم ہم عصر
 راجہ دھنواں ایرج بعہد دندیان مینوچہر بعہد راجہ ہسروا حبشی راجہ بھیکمی و لاکا
 پانڈوان کو قتل کر کے آپ راجہ ہوا تو در بعہد راجہ انیک دیوا فراسیاب بعہد
 پریچھت زاب ہم عصر درمہ درین کرشاسپ بعہد راجہ سودپال کی قباد ہم عصر
 سورمل کی کاوس ہم عصر سن بے گنجہ ہم عصر راجہ ہرباہ لہر اسپ ہم عصر راجہ حیات

گشتا سپ ہم عصر سترکن بہمن ہم عصر راجہ مہا بل وارا شاہ ہم عصر راجہ ببر سین
 اس زمانہ میں سلطنت دہلی نہایت ضعیف میں تھی اس وقت میں زمانہ راجگان
 ٹینا کا ترقی پرتھا چند رگنت وغیرہ حاکم تھے سوال سکندر شاہ مقدونیا کس سنہ
 طوفان میں ہندوستان آیا اور کس راجہ سے معرکہ کیا جواب سکندر شاہ
 ۳۷۷ء طوفان میں کہ اس ۳۷۷ء عیسوی تک دو ہزار ایک سو پچیس سال ہوئے
 ہندوستان میں تاکنا دریا کی ایک آبادی میں ایک رہا آگے نہ بڑھا وہیں پر
 راجہ پور والی سندھ سے معرکہ کرتے غالب آیا بعد معرکہ کے راجہ کو پھر حال کیا
 اور قصد وسط ہندوستان سے فوج لے انکار کیا لہذا واپس گیا سوال
 حکومت ملک برہما کی کیا کیفیت ہی جواب یہ ملک یعنی برہما ایشیا کی گوشہ جنوب
 و مشرق میں ہندوستان کے پورب ۹ درجہ سے ۹۲ درجہ عرض اور ۹۲ درجہ سے
 ۱۰۴ درجہ تک طویل چلا گیا ہی پچیس میں ہندوستان پورب میں کیسبوج و چین اتر
 چین دکھن میں سیام اور سمدر اور ملاکا وسعت اسکی ۱۹۴۰۰۰ میل مربع ہو رہا ہے
 بڑا ایراؤتی ہی نسبت کے پورب سے نکلا ۱۸ میل یہ کر کے گھارامو کے سمدر میں
 ملتا ہی اس ملک کا نام وہاں کے لوگ مرنما کہتے ہیں قدیم زمانہ میں اسکا نام مینی پوتھا
 اس زمانہ میں یہ ملک تحت حکومت والی ختا کے تھا حاکم ختا نے حکومت اس ملک کی
 اپنے نواسے مسمریر باہن بن ارجن برادر راجہ جہشٹرا والی ہستنا پور کو دی تھی سابقین
 چینیوں اور ہندو زمین رسم شادی کی تھی عرض کہ اولاد راجہ برہما بن کہ جبکا نام ہاؤ بن
 اب تک ضرب المثل یادگار ہے تمام ولایت برہما میں قابض رہے وہاں کے اکثر لوگ
 اپنی کو اولاد برہما بن قرار دیتے ہیں پانسو برس پیشتر سنہ عیسوی سے ایک شخص
 شکونی نے پیغمبر ختا کی طرف سے یہاں آگے مذہب بودھ جاری کیا جسکو آٹھ لاکھ لوگ
 مشکیا مینی کہتے ہیں انکا اصلی نام شاکی سلکھ گوتم راہولہ گئی مینا یعنی باغی ہر واقع ہندوستان
 انھوں نے تمام دنیا میں اپنا مذہب جاری کیا تھا اکثر حکما آپ ہی کی پروہتوں نے
 بعدہ اوسی احاطہ ملک برہما سے کہ اولاد ایک جدا سے کی ہیں بدعات باہم جنگ کر کے

ہو غالب آیا اور اسے حکومت کی چنانچہ کیفیت زمانہ قریب کی لکھی جاتی ہے کہ بعد خراب ہونے
 مینی پور کے ملک برہما میں تین مقام تختگاہ مقرر ہوئے یہ تینوں مقام کنارے
 دریائے ایراوتی کے واقع ہیں ان تینوں شہروں کے درمیان چند میلہ کا فاصلہ ہے
 اول شہر عیسوی میں تختگاہ رتن پور قرار دی گئی عام نے بخلاف اسکے اسکا نام لگوا
 ہندوستانیوں نے تخفیف اور اکھاٹھ سے بھنڈ و فینگ نے اسکو آباد کیا اور پور پور
 اپنی کے تختگاہ قرار دیا آبادی اسکی دوشہر چھوٹے چھوٹے ایک پناہ سرم دوسرا سینگ
 اور جاگر کے ہوئے تین بادشاہ اس خاندان کے ہوئے شہر ۱۲۳۰ء تک بعد
 دوسری قوم سیام نے حملہ کر کے اپنی نسل قائم کی دیر ۱۶۰۰ء سو برس نسل سیام کی
 قائم رہی بعد میں کے خاندان پیکو سے اس کے حملہ آور ہوئے شہر عیسوی تک
 آخری بادشاہ بھورن نام نے وفات پائی وارث نالائق تھا سلطنت ٹکڑی ٹکڑی
 ہو گئی ٹکڑے بیٹے نے مالکوں تختگاہ قرار دی دوسرے ٹکڑے نے اور تختگاہ قرار دی
 تمام ملک پر مشصرف ہو گیا شہر ۱۸۰۰ء تک اس خاندان میں حکومت رہی بعد میں
 اولنگ بھورانی کہ جسکی نسل اب تک ہی حکمرانی کی شہر عیسوی میں قوم پیکو نے
 ملک برہما پر حملہ کیا کل ملک پر ہاستنا و منسو بھون کہ ایک ضلع پر قابض ہو گئے
 جب مقابلہ منسو بھون ہوا اور اسے مار ہٹا یا شہر عیسوی میں جبکہ والی بھمانے
 انگریزوں سے لڑائی کی تھی تب ملک دریا سے ایراوتی یونان و چین و کو چین اور
 سیام تک شاہ برہما کے قبضہ میں تھا ایک بڑا حصہ ملک آسام کا اور دے ضلع
 ملک اراکان پناہ سرم وغیرہ جو دریا کے کنارے ہیں ملک برہما میں شامل تھے
 جو ملک برہما سے چنگا نون اور برہمس کی گھاٹی سے اتصال ہے یہی لڑائی انگریزوں کا
 باعث ہے شہر عیسوی میں شاہ منتر گئی نے شہر اور کو چھوڑ کر امپور آباد کیا
 پانچ کوس کے فاصلہ پر بھپتیس برس تک رہا شہر عیسوی میں زندگی اسکا پوتا ج
 شہنشاہ بن گیا ہوا تو پھر مشورہ جو میان کے پھر اور کو دار السلطنت بنایا اسی ہی انگریزوں سے
 لڑائی ہوئی بعد اسکے پونگ دکائی نے پھر مشورت نجمیان امپور پر جو کر کیا شہر ۱۸۰۰ء تک

خٹنگا رہا حصہ امین اس بادشاہ سے مشورت نجومیان غفور مقام بلی زاد اوامرو
 ترک کر کے حسب ہدایت اپنے مرشد کے اپنی زاد بوم سے منڈالی کو خٹنگا قرار دیا
 اتنی ہزار آدمی آبادی ہے مکانات جو بنی ہیں جب بادشاہی مکانات مرست ہو تو بن
 تب رعایا کو بھی ترسیم اپنے مکانات کی کرنا پڑتا ہے اب یورانی سلطنت میں پورا اوامرو
 ویران جنگل میں کئے ہیں مشرقی حصہ ملک برہما کا چٹنگا نو سے لیکر ملاکاتنگ انگریزی
 قبضہ زمین ہے امین تین کشتہ زمین ہیں اراکاں کا کشتہ آواسے ۲۰ میل گوشہ
 جنوب و مغرب اکیاب میں دوسرا کشتہ مولین آواسے ۴۰ میل گوشہ جنوب و
 مشرق تیسرا کشتہ میگوا آواسے ۳۰ میل دکھن ہے پگو سے ۶۰ میل دکھن امراتی
 ندی کے دہانے کنارے پر زکون کا بند رہے فقط

سوال ہندوستان کی جمیع تحصیل وصول اگر شاہ کی کس قدر وصولیات ہیں تھی جواب
 اول آودھ میں پانچ سرکار کا مجموعہ تحصیل وصول اسٹھ لاکھ تیس ہزار اٹھ سو
 سولہ سرکار دوشواکھ تحصیل جمع ۹۴۹۵۳۰۰ روپیہ دہلی میں آٹھ سرکار
 دوسو بائیس محل جمع ۱۲۰۵۰۰۰ روپیہ اجمیر میں نو سرکار
 دوسو بیس محل جمع ۲۰۳۴۵۰۰ روپیہ ملتان میں چار سرکار
 چھیا نوے محل جمع ۶۶۴۰۰۰ روپیہ اور بیسہ کیارہ سرکار
 دوسو پچانوے محل جمع ۴۷۷۵۰۰ روپیہ لاہور میں پانچ سرکار
 تین سو چوبیس محل جمع ۳۳۷۰۰۰ روپیہ کھٹکھ میں چار سرکار
 چوڑا محل جمع ۲۲۹۵۰۰ روپیہ اگر دہلی میں چودہ سرکار دوسواکھ
 محل جمع ۲۵۲۲۱۲۵ روپیہ بہار عرف پٹنا آٹھ سرکار
 جمع ۸۵۵۰۰۰ روپیہ کابل ایک سرکار بنیتیس محل جمع ۳۲۹۷۰۰ روپیہ
 تانگانہ میں دوسرکار جمع ۵۰۰۰ روپیہ قندھار ایک سرکار بار دھال جمع ۷۵۴۵۰ روپیہ
 اورنگ آباد و دکن نامعلوم اوجین کیارہ سرکار دوسواکانوی محل جمع
 ۹۶۲۵۰۰ روپیہ پراگ ایچو تیرہ سرکار ایک سو اکانوے محل جمع ۷۵۴۵۰ روپیہ

حیدر آباد ستائیس سرکار جمع ... ۶۱۰۰ روپیہ احمد آباد و گجرات نو سرکار یک سو بنوی
 محال جمع ... ۳۳۹۵ روپیہ برہان پور خاندیس تین سرکار ایک سو تین محال
 جمع ... ۷۹۴۵ روپیہ کشمیر چھبالیس محال یک سو جمع ... ۲۵۱۵۰ روپیہ بھکرنا سوام
 سوال ہندوستان میں ہتھار حاکمان انگریزی کس قدر آدمی ہونگے جواب
 ہنگال حاطہ ... ۶۴۰ آدمی اووہ ... ۱۱ آدمی مدراس ... ۳۴۰ آدمی
 اضلاع مغربی ... ۳۱ آدمی بمبئی ... ۲۵ آدمی پنجاب ... ۲۲ آدمی
 صوبجات وسطی ... ۹ آدمی برہما ... ۲۵ آدمی سیام ... ۱۵ آدمی
 منصرفات ... ۳۸ آدمی

بحث ششم در سوالات قواعد حساب دانی آسانی و دیگر سوالات
 سوال حسابات روزمرہ کے لگانے کے گوری یعنی قاعدہ کس طرح سے ہے کہ
 جو چیز آسانی حساب معلوم ہو جاوے جواب بتفصیل حسابات
 حساب اگر کوئی دریافت کرے ایک سیر کی قیمت اس قدر رہے فی لیکن کی
 کس قدر ہوئی تو جو ابیدہ کو چاہیے کہ اوسے سیر کی قیمت کو ڈھائی گونا گوار جو حاصل ہو
 ہووے وہی قیمت من کی ہوئی مثلاً فی آثار غار فی من بحساب ڈھائی حصہ
 یہی قیمت من کی ہوئی حساب اگر کوئی دریافت کرے کہ اس قدر غلہ ماہانہ مقرر ہے
 ایک روز کا کیا ہوا جو ابیدہ کو چاہیے کہ جس قدر ماہانہ ہوا اوسکا سوم حصہ اوسے ماہانہ
 رقم پر ایذا کر کے دونوں ملکر جو رقم حاصل ہوا اوس قدر سیر ہو کے سیر و کی من کر کے
 بتا دیوے مثلاً ماہانہ سوم حصہ مثلاً جملہ دونوں کا ۲۰ سیر ہو کے اسے من میں
 حساب اگر کوئی دریافت کرے کہ اس قدر سالانہ غلہ ہے ایک روز کا کیا ہوا تو جو ابیدہ
 چاہیے کہ جس قدر سالانہ ہوا اوسکی موافق آثار تصور کرے اور سیکانہم حصہ دریافت
 کر کے اوس قدر سیر ایک روز کے ہو کے مثلاً سالانہ ۹۰ سیر ہووے
 نہم حصہ آثار ہووے یہی یومیہ ہوا حساب اگر کوئی دریافت کرے اس قدر غلہ پوچھے
 ماہانہ کیا ہوا تو جواب دہ اوس یومیہ غلہ کو پونا سے ضرب دے جو حاصل اوسے

اوسینقدر من ہوئے مثلاً ۱۶ انار کا یومیہ ہے پونا سے ضرب دے تو بارہ ہوئے
اس حاصل ضرب کو من تصور کر کے بارہ من بنا دیوے فقط حساب اگر دریافت کرے
کہ اسقدر یہ بیہ طرہ ایک سال کا کیا ہوا تو جوابدہ اسکا قاعدہ نوکا سمجھ کر اوس یومیہ کو نوی ضرب کرے
جو حاصل آوی اسقدر من ہوئی مثلاً ۱۶ یومیہ کو نوی ضرب کرے حاصل ضرب نوی ہوئی اسینقدر من ہوئی
حساب اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر بیہ من اس کے من کسقدر ہو تو جوابدہ اول سیرد کو
ہندسہ میں لکھ کے ایک صفر دے کر دے یعنی منہا کر دے جو کہ باقی رہی اوسکی
نصفی کر ڈالے اوس نصفی کی پیرفی کرے اوسینقدر من ہوئی مثلاً ۱۰۰ اسیر من
یکصفر منہا باقی ۱۰ نصفی ۵۰ نصفی دوم ۲۵ پس ہزار سیر کے پچیس من ہوئے
حساب اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر پنجیرے ہین اس کے من کسقدر ہوئے
تو جوابدہ اول اون پنجیرے کو ہندسہ میں لکھے اوسمیں سے ایک صفر دے کر دے
باقی کو نصف کر ڈالے اوس نصف کو لٹھائی سے ضرب دے حاصل ضرب من ہوئے
مثلاً ۱۰۰ پنجیرے کے یکصفر منہا باقی ۱۰ نصف ۵ بضرب لٹھائی ۱۲ من ہوئے
حساب اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر رانہ یومیہ ہے ماہانہ کیا ہوا تو جوابدہ
انہ یومیہ کو ڈونا کرے اوسکو روپیہ تصور کرے اوسمیں سے اوسینقدر رانہ نکال دے
باقی جو رہے وہی ماہانہ ہے مثلاً ۸ روپیہ دونا ۱۶ روپیہ ہوئے ۱۶ روپیہ ایک روپیہ
سولہ روپیہ سے نکال دے باقی پندرہ روپیہ ماہانہ ہوا حساب اگر دریافت کرے
چاہے کہ اسقدر روپیہ نقد ہی یا ایک سال کا کیا ہوا تو جوابدہ یومیہ کو نوی ضرب دی حاصل ضرب کو لٹھائی
ضرب دی اسکا حاصل ضرب سالانہ ہوا مثلاً ۸ روپیہ نوی ضرب ۷۲ ہوئی ۷۲ کو لٹھائی سے
ضرب دے حاصل ضرب ایک سو اسی روپیہ سالانہ ہوئے حساب اگر کوئی دریافت کرے
کہ فی تولہ اسقدر ہے ایک رتنی کا کیا ہوا تو جوابدہ قیمت تولہ کو المضاعف کرے
جسقدر ہو اوسکو انگریزی پائی آنونکی تصور کرے جسقدر پائی ہون اونکی آنر کرے
بنا دیوے مثلاً فی تولہ ۱۶ روپیہ دونا اسکا ۳۲ یہی بتیس ۳۲ پائی انگریزی ہوئی جسکی
۲۸ پائی قیمت ایک رتنی کی ہوئی قاعدہ حساب اگر کوئی دریافت کرے

کہ فی تولہ اسقدر قیمت یک وزن چاول کی کسقدر ہے جو ابدہ قیمت تولہ کی چارہم
حصہ کو پائی انگریزی تصور کر کے بتا دیوے کہ اسقدر قیمت وزن یک چاول کی ہونی
مثلاً ۱۸ روپیہ تولہ حصہ چارہم یعنی ساڑھے چار پائی انگریزی قیمت ایک سیرنگ کی
ہوئی حساب اگر کوئی سوال کرے کہ فی بیگہ اسقدر لگان ہے ایک بسوہ کا کیا ہوا
تو جوابدہ کو چاہیے کہ لگان بیگہ کو ساتھ تعداد بسوہ کے ضرب دیوی حاصل ضرب
جو ہووے وہی قیمت بسوہ ہے مثلاً فی بیگہ ۵ ڈیڑھ بسوہ حاصل ضرب تیس ایک
ہوے فی آنہ بیس انکازرو کے قاعدہ انتخاب کے ڈیڑھ آنہ ہوا فقط ایضا
جسقدر بیگہ کا لگان ہوا اسقدر فی بسوہ ملے تصور کر کے اُون لکھو بسوہ ۵
ضرب دے حاصل ضرب لکھو حساب فی روپیہ بیس لکھ حساب قاعدہ کا اگر حقیقت
بتا دیوے مثلاً فی بیگہ تین روپیہ پانچ بسوہ کا کیا ہوا فی بسوہ تین ملے تصور کر کے
پانچ سے ضرب دے ۱۵ ملے ہوے فی روپیہ بیس لکھ حساب قاعدہ ۱۵ ملے کے
۲ روپیہ ایضا لگان بیگہ کو تعداد بسوہ سے ضرب دے جو حاصل ضرب ہو
اونکو آنہ تصور کر کے اوسمیں سے پانچوان حصہ دور کر دے باقی جسقدر آنہ رہا
وہی قیمت بسوہ ہے مثلاً فی بیگہ آٹھ روپیہ پانچ بسوہ کا کیا ہوا حاصل ضرب
بیگہ اور بسوہ چالیس ہوے اسکو آنہ تصور کر کے پانچویں حصہ کے آٹھ ہوے
چالیس میں آٹھ دور کر دے باقی رہے ۳۲ بتقیں آنہ کے دور روپیہ تین
پانچ بسوہ کے حساب اگر کوئی وزن انبار غلہ کا کہ جو زمین پر پڑا ہو
بلا وزن دریافت کرنا چاہے تو کیا حساب ہے محاسب کو چاہیے کہ جو غلہ گنم
وماش ہو تو اسکی اسبار کی محیط کو ہاتھوں سے پیمائش کر لیوے جسقدر ہاتھ
پیمائش کے ہوں اومیں سے چھٹا حصہ نکال کے اوسکو وہ چند کرے پھر
اوسکو وہ چند کر کے اوسقدر من غلہ اوس انبار میں ہوگا مثلاً محیط انبار کا ۶۰ ہا
چھٹا حصہ ۱۰ کا دس ہا تھ دس کا دس گونا ۱۰۰ اسکا چھ گونا ۶۰۰ چھ سو من غلہ ہوگا
جو زمین برابر ہوگا فقط حساب دانستن و آنہ تریوز پہلے خطوط تریوز کے

شمار کر کے انشی سے ضرب دے حاصل ضرب دانہ برآمد ہوئے و استثنیٰ ایک پلو
پہلے پلو کو گنا کر کے شمار کر کے چار سو چھپا لیں سے ضرب دے حاصل ضرب
دانہ ہونے کے قضا حساب دریافت چونا بھٹھی اگر کوئی دریافت کر کے کہ چوٹی
بھٹھی کا چوہہ کس قدر ہے تو محاسب اول طول و عرض پیمائش کر کے ضرب دے
حاصل ضرب جو ہو اس سے حصہ چارم منہا کر کے باقی جو رہے اس کو ارتقاء سے
ضرب دے حاصل ضرب جو ہو اس کو فی درجہ کسر کیا رہ من پندرہ میر چوہہ جو مقررہ
استثنائی ہے اس کی رو سے جس قدر من ہویتا دے مثلاً طول بھٹھی ۷ اور عرض ۷ اور
کسر ۱۰ اور ہو اس منائی حصہ چارم ۲۵ درجہ باقی ۵۵ درجہ فی درجہ مقررہ استثنائی
۱۱ من ۵۳ چوہہ اس حساب سے ۵۳ من ۵ سیر ہوے حساب اگر کوئی سوال کرے
کہ تالاب کا پانی کس قدر وزن میں ہوگا تو محاسب اول طول عرض پیمائش کر کے
ضرب دے حاصل ضرب جو ہو اس کو عمق سے ضرب دے جو حاصل ضرب
فی درجہ ۲۴ من کے حساب جوڑ کے بتا دیوے کہ اس قدر وزن پانی تالاب کا ہے
مثلاً طول ۷۰۰ عرض ۷۰۰ عمق ۷۰۰ درجہ فی درجہ کسر فی درجہ ۲۴ من تین درجہ کا ۱۱ من ہو
حساب دریافت وزن آب چاہا اول طول و عرض پیمائش کر کے ضرب دے
حاصل ضرب سے ششم حصہ حق دور منہا کر کے باقی جو رہے اس کو عمق سے ضرب دیوے
جو حاصل ضرب ہو اس کو فی درجہ ۲۴ من مقررہ استثنائی کی رو سے حساب کر کے بتا دیوے
مثلاً طول ۷۰۰ عرض ۷۰۰ عمق ۷۰۰ درجہ فی درجہ کسر فی درجہ ۲۴ من تین درجہ کا ۱۱ من ہو
حساب و استثنیٰ وزن چوب مفصلہ ذیل از روئے پیمائش مقررہ تھا
چوب نیب فی درجہ کسر ۲۱ من ۲۴ سیر چوب اینہ فی درجہ کسر ۱۶ من چوب ہر دو انہ
۱۵ من چوب میر فی درجہ ۲۴ من ۸ سیر چوب بیل فی درجہ ۱۰ من چوب ساکھ فی درجہ ۱۰ من
چوب شیشم ۲۲ من ۸ سیر منخلہ ان لکڑیوں کے جس کا سوال ہو حساب کر کے بتا دیوے
حساب وزن سنگ از روئے پیمائش ہو قدامتے استثنائی کر دیا ہے

وزن سنگ مرمر فیدرے مکسرہ من سنگ سرخ فیدرے مکسرہ من سنگ موسی فیدرے
۶۰ من سنگ مرمر فیدرے .. امن سنگ یشب فیدرے امن سنگ خارا کا وزن ایک پونہ

اسوالات امتحان بستیدیان

سوال ایک شخص نیاز نے ایک روز بیس گز پارچہ ایک روپیہ کا خرید کیا اور بیس گز پارچہ
بیچا اور پھر ایک روپیہ کا حساب ہو گا کہ کتنی خرید کیا اور بیس گز پارچہ کو کیا فائدہ ہوا ہر شخص جواب دہ است این
یہی کتاب ہے کچھ فائدہ ہوا برابر رہا مگر حسین اوسکو بونٹا نہ فائدہ ہوا اس طرح پر ہے

حساب خرید و فروخت
یہ دیکھ

عنا
وقتہ دیکھ
عنا
وقتہ دیکھ

حساب

عنا
وقتہ دیکھ
عنا
وقتہ دیکھ

فائدہ

حساب مغالطہ کی معنی و ہو کھا

روایت ہے کہ دو ترہ فروش یعنی کپڑے بازار میں نیبویہ تھے دونوں کے پاس
تیس تیس نیبویہ تھے ایک کپڑا بضرورت کہیں جانے لگا، دوسرے کو کہ کیا کیو نیبویہ
سحاب فی قلمس دو دو بیچ رکھنا ایک خریدنا اوستے دونوں ڈالیوں کے نیبویہ کی تعداد
و قیمت کپڑے کے سے پوچھی اوستے جواب دیا کہ اس ڈالی کے تین اوس ڈالی کے دو
خریدار لے گا کہ دونوں ڈالیوں میں ساٹھ نیبویہ ہوں گے کے پانچ نیبویہ فیصلہ ہوے
اس حساب سے خریدار حریف نے حساب بارہ بیچے ساٹھ کے بارہ مگر بیس اوسکو دیکھ

نیو سب لیگیا جسوقت وہ کٹر آیا اسوقت کٹر لے صاحب حساب کرنے لگے
دو سرے کی جاڑاؤ کی بابت ساڑھے سات ٹکے یعنی ۵۱ پیسے ہوئے سو اسکو حوالہ کیو
اب گھر کے حساب میں ایک پیسے کی کسر پڑی معلوم ہوا کہ حریف بڑے نیو بحساب
چھوٹے نیو کے حرافت سے لیگیا فقط

حساب خانہ شطرنج

اگر خانہ اول سے تا خانہ شصت و چہارم چار لون کو انحصاعف کرتا جاوے اسکی
کل جمع از روے حساب کے چونتیس کھرب بارہ ارب تینتالیس کروڑ بیس لاکھ
چھتیس ہزار تین سو پچپن من دو سیر اس ماشہ ہوئے اور کوٹریوں کے حساب سے
سات پدم چونتیس نیل چورانوے کھرب آٹھ کروڑ ایک لاکھ چار ہزار دو سو چھپن روپیہ
ہوتے ہن فقط

سوالات متفرق

سوال اگر توب کسے اختراع کی جواب حسب تحقیقات اکبری الکنار سات سو
یرس ہوئے کہ جینیون نے اختراع کی فقط سوال لیلی و مجنون کس بادشاہ کے
زمانہ میں اور کس سنہ محمدی میں تھے جواب لیلی مجنون زمانہ شاہ ہشام بن عبدالملک
میں سنہ ہجری محمدی میں تھے سوال سیمرغ جو رستم کا دوستاؤ تھا بہت قسم طبعور سے تھا
یا کیا تھا جواب سیمرغ نام جلہ کا ہے وہ سردم تھان تھا اسکو لمبی کی گونگہ تنہائی
کوہ قاف میں تھی وہ انسان تھا سوال ماہ نحشہ بہ مشہور ہے یہ کس زمانہ میں
کسے ظاہر کیا جواب یہ ماہ سنہ ہجری محمدی میں بہ ترکیب عطار بن مقفع کو ظاہر ہوا
سوال یہ میانی کیا چیز ہے وجہ تسمیہ کیا ہے جواب ملک ایران میں ایک موضع ہے
اوسکا نام بائی ہے یہہ نیچے پھاڑ کے واقع ہے اس موضع میں پھاڑ سے موسوم ہوتا ہے
اور حج ہوتا ہے یہاں سے یعنی یائی سے سب کہیں جاتا ہے لہذا موسوم بائی مشہور ہے
یہہ کافی ہے سوال غرق خطہ یونان کی کیا کیفیت ہے بروی تواریخ جواب کل خطہ
یونان فاکم کر کیفیت یہہ ہوئی کہ حکامے یونان بزور انشمندی مطیع سکندرشاہ قدوسا کو

نہ تھے لہذا اسکندر فی نہایت عاجز ہو کر انکی ہلاکت میں ارسطو سے مصالحت چاہی
 بہ تدبیر حکیم ارسطو کے سکندر نے دارالریاست یونان کو کہ نشیب میں تھی مندر سے
 نہر لائے دارالریاست حکما کو غرق کر دیا انلاٹ خان حکما ہوا سوال دنیا میں
 کون چار اگ ہر کج خمیں سے ایک اگ تو کھاتی پیتی ہے اور سیر نہیں ہوتی اور
 دوسری اگ کھاتی ہے پیتی نہیں اور تیسری اگ پیتی ہے کھاتی نہیں چوتھی
 نہ کھاتی نہ پیتی جو اب جواب جو اگ کھاتی ہے پیتی نہیں وہ اگ دنیا کی ہے جس سے
 سب کام ہوتے ہیں جو اگ پیتی ہو کھاتی ہیں وہ اگ آفتاب کی ہے اور جو اگ کھاتی پیتی
 وہ جملہ انسان و حیوان کے بدن کے اندر جو کھانا ہضم کرتی ہے اور جو اگ نہ کھاتی
 نہ پیتی ہے وہ اگ چاند کی ہے فقط سوال وہ کون شخص ہے جو سر کٹواتا ہو
 اور قبر میں سوتا ہے جب پانی پیتا ہے تب جلتا ہے اور سکر جائے و تلاش سے
 ایک جہان کی حالات دریافت ہوتے ہیں نہ مردہ ہے نہ زندہ ہے جس قبر سے
 نکلتا ہے بعد فراغت کام کے اسی قبر میں سو رہتا ہے لوگ اوستا موندک لاکر تین
 وہ نیک نیت لوگوں کے دل کا حال روشن کریں والا ہے بچھلے حال بتانے والا ہے
 جواب وہ قلم مشکین رشم ہے سوال قیام نقطہ کا رحم عورت میں درخت پھل
 صورت انسانی کا حکما نے کس طرح سے بیان کیا ہے جواب جس وقت مادہ جانیں
 عورت و مرد کا باہم مخلوط ہو کے رحم عورت میں جاتا ہے مثل نمبر کے کہتے ہو جاتا ہے
 دو ہفتہ تک رحم میں چرخ کھایا کرتا ہے تیسرے ہفتہ میں بارہ گوشت کا بچاتا ہے
 از بس نازک ہوتا ہے اسکے چار حصہ ہو جاتی ہیں یعنی دل و دماغ و شکم و ہست و پانچا ہیں
 روز میں کامل پتلا بچاتا ہے اگر مادہ عورت کا غالب ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے جو مادہ
 مرد کا غالب ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہے بعض حکما کا قول ہے کہ رحم عورت میں
 تین سوراخ ہوتے ہیں اگر مادہ جانیں کا ملک نقطہ مرد کا قوت و رہے ہو کے جانب اسٹینا
 پڑا تو لڑکا ہوتا ہے اگر نقطہ قوت و عورت کا ہے تو لڑکا زنانہ وار ہوگا
 خوفناک و محبوب اگر مادہ مرد کا غالب خانہ چپ میں پڑا تو لڑکی مردانہ وار ہوگی اگر

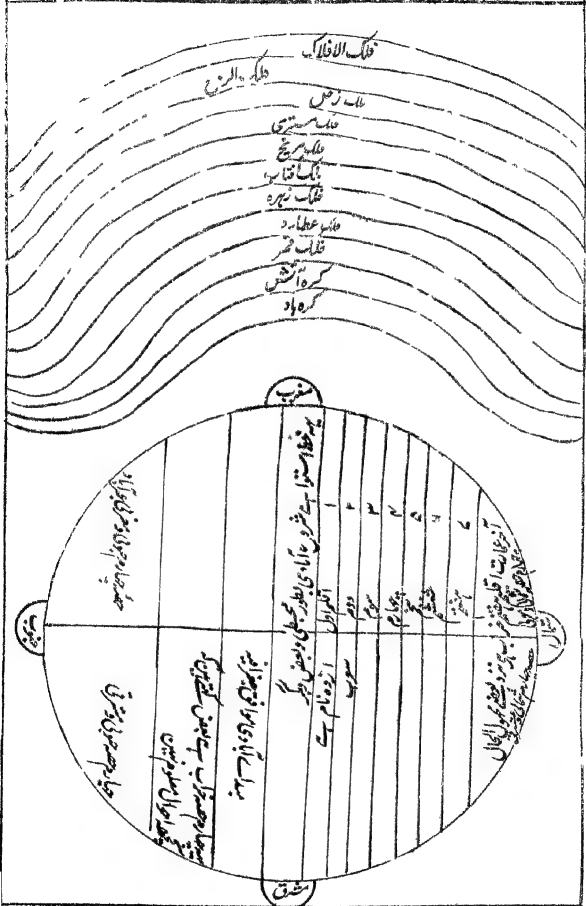
ماؤہ عورت کا غالب ہے تو لڑکی بہت باجیا و شرمگین پیدا ہوگی اگر شانہ نادر ماؤہ چائیک
 اوس تیسرے خانہ وسطیٰ میں جو بہت چھوٹا دبار یک دونوں سے ہوتا ہے
 پڑ گیا تو اوس خانہ سے خنثی پیدا ہوتا ہے جسمین سلامات مردی دذنی دونوں
 موجود ہونی میں فقط سہ وال نقشہ جات روے زمین اہل یونان و اہل ہند
 و اہل یورپ کے کس طرح پر لکھے ہیں جو اب جو نقشہ جبہ دیپ کا اہل ہند نے
 لکھا کافی زمانہ اوسکی حدود کا پتہ و ٹھکانا حکماء کے حال کو نہیں ملتا اور نہ روایات لکھی
 قریب القیاس حکماء کے حال ہیں اور بیان حکماء کے قدیم یونانیان کا بھی غلط ہذا
 لیکن بیان قدما کا لکھنا واجب ہے کس واسطے کہ بلاشبوت کمال کیسی بیان کو
 یکقلہ تردید کرنا عقل عدالت پسند نہیں کرتی یا سوا اسے حکماء کے ہنوز تلاش
 و تحقیقات میں بھروسہ نہیں کیا کیا ملک برآمد ہوتے جاتے ہیں شاید اسی تلاش میں بیانات
 خلاف قیاس اہل ہند بھی پیدا ہو جاویں تو شرمندگی ہو لہذا مختصر لکھا جاتا ہے
 تبصریح مع نقشہ کے بیان اہل ہند کا ہے کہ آبادی کل انساں و حیوان و درخت و پتہ
 اہل ہند ہر درجہ آسمانی کو بمقابل چودہ جو جن کے قرار دیتے ہیں اس حساب سے
 باہان درجہ کے ساتھ سواٹھائیس جو جن ہوئے فی جو جن چار کوس اسکے دو ہزار
 نو سو بارہ کوس ہوئے جسکے کچھ کم چار ہزار میل انگریزی ہوئے ہر چار حد و آبادی کو
 چار شہر قرار دیے ہیں جسکی چار دیواری طلا کی خشت یعنی سونے کی اینٹ سے بنی ہے
 یورپ کی حد کو شہر کا نام جھکوٹ ہے پچھم میں رودک دکھن میں لٹکا و نرین ہند چھوٹ
 علی ہذا حکماء کے یونان بھی حد طول عالم کنگ و ر یعنی جھکوٹ جسکی چار دیواری
 زرین خشت کی ہے لکھتے ہیں نشان نہیں ملے اب تک ان چاروں شہر میں ۹۰ درجہ
 دو درمیان میں ایک سواشی ہزار ہیں تا حد قطب شمالی چاروں شہر زائرہ معدل انساں
 یعنی ہمدی جھکوٹ برت دہ دائرہ سمت الراس ہر چار شہر کے گذرتا ہے آفتاب
 تمام سال میں دو مرتبہ سمت الراس پڑتا ہے رات دن برابر ہوتا ہے نہایت بلند کی
 آفتاب ۹۰ درجہ دکھن لٹکا سے روک میں پچھم آتا ہے وہاں سے افروزہ پور

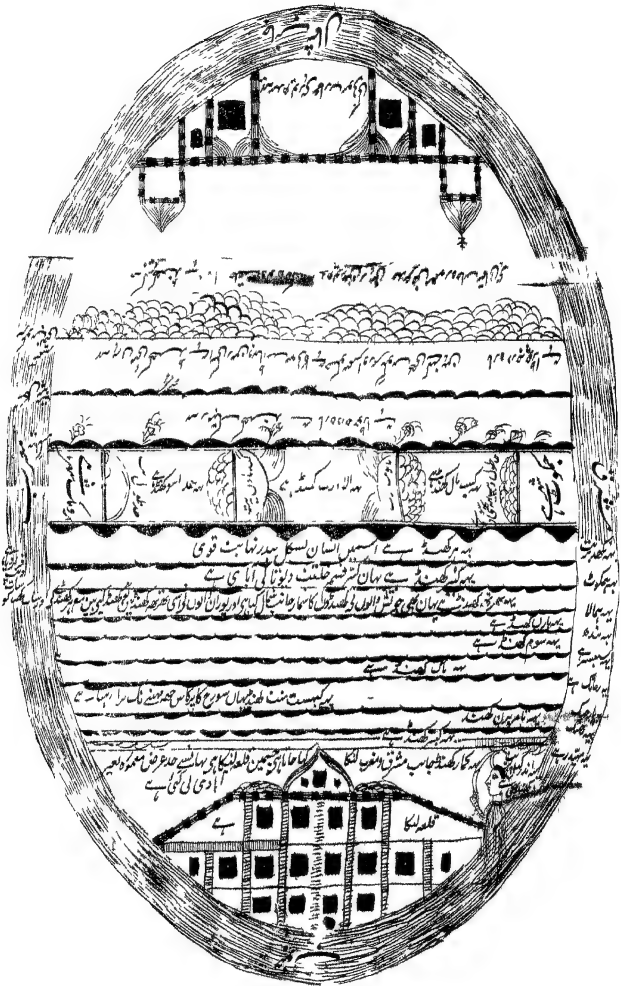
سدرہ پور سے جھکوٹ وہاں سے پھر لنگا جب جھکوٹ میں نصف روز کا وقت ہوتا ہے
 لنگا میں طلوع ہوتا ہے اور سدرہ پور میں غروب اور روک میں آدھی رات
 جب لنگا میں پہرہ گزرتے ہیں روک میں طلوع ہوتا ہے اور جھکوٹ میں غروب
 اور سدرہ پور میں آدھی رات جب روک نصف روز ہوتا ہے سدرہ پور میں
 طلوع لنگا میں غروب جھکوٹ میں نیم شب جب نصف النہار سدرہ پور میں ہوتا ہے
 جھکوٹ میں طلوع روک میں غروب اور لنگا میں آدھی رات غرض کہ ان چاروں
 شہروں میں باہم تقاروت پیدا نہ کھڑی ہو۔ چھ گھنٹہ کا رہتا ہے لنگا کے اوپر
 تین پہاڑ ہیں ہمالا، جھکوٹ، وکھدہ۔ دونوں پہاڑ پورب سے پچھم ہند
 جھنگ کے چلے گئے ہیں سدرہ پور میں بھی تین پہاڑ ہیں سرنگوت، ویکل
 نیل اور ایک پہاڑ درمیان جھکوٹ و جھنگ سمیت شمالی کی ہے مالونت نام متصل
 کھنڈ کے اور ایک پہاڑ درمیان روک و جھنگ تک اوسکا نام گندھ ماون
 اسکے دونوں سرے دو پہاڑوں سے ملے ہیں اہل ہند اس مقام پر بہت نادرات
 بیان کرتے ہیں بہشت آسمانوں کی اب تفصیل کھنڈوں کی یہ ہے لنگا سے
 ہمالا تک اس مابین کو بھرت کھنڈ کہتے ہیں ہمالا سے ویکھوٹ کے بیچ کو کنتز
 کھنڈ بارہ درجہ چوڑا ہی مابین ویکھوٹ و کھنڈ کے کھنڈ ہے عرض ۱۲ درجہ مابین
 سرنگوت و سدرہ پور کے کھنڈ چوڑائی ۵۲ درجہ مابین سرنگوت یعنی سمیر
 و ویکل کی ہرن کی کھنڈ یعنی زمین طلائی بارہ درجہ چوڑا مابین ویکل و نیل کی ریمیک
 کھنڈ ہے ۱۲ درجہ عرض ہے درمیان جھکوٹ و مالونت کے جھنڈا سو کھنڈ ہے
 ۷۶ درجہ چوڑا مابین روک و کندھ ماون کے گیت مال کھنڈ ۷۶ درجہ چوڑا ہے
 جو زمین درمیان چار پہاڑوں کے ہے یعنی مالونت و کندھ ماون و کھنڈ و نیل کے
 اوسکا والا ورت کھنڈ کہتے ہیں ہر چار سمت متصل چاروں شہر کے چار پہاڑ ہیں
 جھکوٹ میں مرنام پہاڑ ہے لنگا میں سکند بہت روک میں نیل سدرہ پور میں
 سپار سو یہ چاروں پہاڑ اٹھارہ ہزار جو جن سطح زمین سے بلند ہیں اہل ہند

درجہ آسمانی کو بمقابلہ چودہ جو جن زمینی قرار دیا ہے لہذا سے ہمالا تک ۲۵ درجہ
آباد ہے ۴۸° جب آباد ہیں چار بوجہ شدت برف کم آباد بحساب جو جن ۵۲° درجہ کی
سات سیواٹاٹیس جو جن ہو سے اب دوسری تقسیم بموجب پران کی بھرت کھنڈین
تھی نوحہ تقسیم کی گئی جو حصہ خاص بھرت کھنڈ کا ہے اس کو سمین پچاس دلیس تقسیم
تفصیل بہرہ کھنڈ یعنی حصہ بھرت کھنڈ کی اس بھرت کھنڈین سات پہاڑ
اور یہی لکھتے ہیں مشرق مغرب تک یہ پہلے پہاڑوں سے بہت چھوٹے ہیں
اونک نام یہ ہیں منڈر سکال۔ ملی سرچھک پارجاتر ششیج سیکند
میان لنگا و منڈر کے آٹھ کھنڈ درمیان منڈر و سول کوگیر کھنڈ مابین کل
دلی تمام بران میان و رچھک ٹلی کے گہست منت درمیان رچھک پارجاتر کو
ناک کھنڈ سے درمیان پارجاتر و ششیج کے سوم کھنڈ ہے میان ششیج
و بندہ کے بارن کھنڈ ہے حد آبادی کے پورب و پچھم کے حصہ میں کیا کھنڈ ہے
نوان حصہ خاص بھارت کھنڈ چھوٹی تقسیم پچاس دلیس پر ہے



تقسیم روی زمین حسب بیان یونانیان





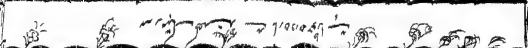
کتاب



کتاب



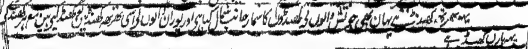
کتاب



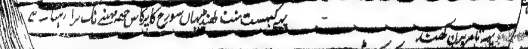
کتاب



کتاب



کتاب



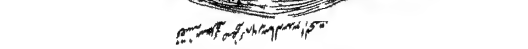
کتاب



کتاب



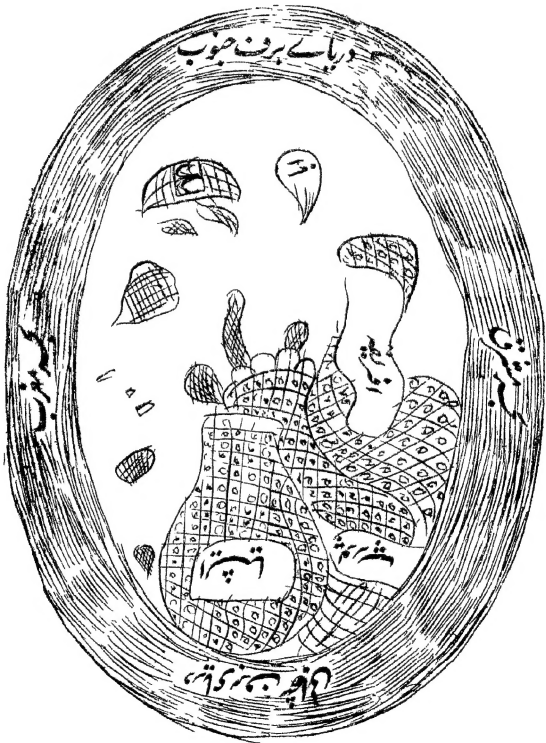
کتاب



کتاب

کتاب

نقشہ روئے زمین مرتبہ مہندسان یورپ
اس نقشہ کا رولج عام ہے لہذا حلقہ پینچ کر کچھ علامت تقسیم لکھ دی گئی



سوال مردمان زمانہ حال کا یہ قول ہے کہ روز بروز ہمارا مگر ترقی ہوتی جاتی ہے اور
 سابقین کا قول ہے کہ روز بروز کمتر ہوتا جاتا ہے پس کون قول صحیح ہے جواب
 دونوں قول صحیح ہیں ان معنوں سے کہ خالق برحق نے ہر ایک کی فروغ مقصود کو
 ہر وقت مختلف پر منحصر رکھا ہے ہر شخص اپنے اپنے وقت پر ترقی نیک و بیک حاصل کرتا
 چنانچہ ابتداؤں زمانہ ہندوستانیوں کا کیسا کیسا ترقی پر ہونے ہوئے کمال کو یہ کیا
 سکھائے راز والے اب کل یوم ہوا بنر علی ہذا زمانہ یونانیان واسلامیان کا بھی کمال کو
 یہونچکر اب زوال پر ہے ان سب صاحبوں کا قول ہے کہ اب روز بروز تنزل ہی صحیح ہے
 اور حکماء کے حال کہ چنانچہ زمانہ سابق میں بہت خراب تھا یعنی فحش عادات انسانی
 نہ تھی اب یونانیوں کا ترقی پر ہے فی الحقیقت انکا بھی کلام صحیح ہے مگر اسطے کہ اب
 زمانہ حال کے لوگوں کا بیان ہے کہ ہم لوگ بہ نسبت تربیت اندھوں و بہرون کو نکلوانی
 تربیت میں معلمان ماسبق سے سبقت لیکے ہیں اگلے لوگ دل کو اوسے طرف
 رجوع کر گئے تھے کہ جمین ترقی ملک و مال کی ہوا اور اندھوں و بہرون کو نکلوانے
 پرورش لنگر خانہ کی اور کوئی تدبیر نہ سوچی کہ یہ بھی زندگی کا لطف اٹھانے کا ایک
 چارہ تھا نہ بین ماسوا سے تاریکی چشم تاریک دل یعنی بد اطوار ہو جاتے ہیں اور یہ خیال
 اسی ماسبق نے نفربایا کہ اگر یہ لوگ قوت روحانی و جسمانی سے صحیح و سالم ہیں
 اگر عقل ایک رستہ سے نہیں جاسکتی تو دوسرے رستہ سے اسکا تلاش ہو سکتا ہے
 اسوا اسطے کہ بغیر انکھوں کے حافظہ سے بھی ویسا ہی کام ہو سکتا ہے اور لامسہ بھی
 بخوبی مدد دے سکتا ہے پس ان مصیبت زدوں پر تاسف مگر نابعد از اخلاق
 و تمدن ہے اور علم سے اونکو بے بہرہ رکھنا اور انکی زندگی خراب کرنا کون انصاف ہے
 ورنہ بہرہ لوگ علم حساب میں اچھی مہارت پاسکتے ہیں کمواسطے کہ اس علم و علمائے حق
 واسطے فکر کے انگلیں بند کرنا واجب ہوتی ہیں لہذا ان علمونکو بخوبی حاصل کر سکتے ہیں
 اس پر شاہین بہت ہیں چنانچہ ایک شخص منیلیرج نامے مہندس و نکو مکان کی ٹھکان
 بند کر کے واسطے فکر و غور کے بیٹھتا تھا اور رسمی ڈیو کو ٹرس مہندس فرمایا تھا کہ

یعنی واسطے غور و فکر کے اپنی آنکھیں نکلاؤ دالین اور بہت سی روایت اندھون کی مثل
 روپیہ پرکھ لینے کے قوت سامعہ دیتی ہے یعنی آواز سے نیک و بد پہچان لیتا ہے
 علی ہذا بنو قوت لامسہ اگر اندھو رنگ فرد گنجیفہ کا پلس انگلیوں کی تپا سکتے ہیں
 مسی سائڈس جو کرکپس کا اندھا تھا اوسنے بزور قوت مافطہ یونانی زبان میں
 لیاقت کامل حاصل کی علم حساب کو خوب سمجھتا تھا اشکال پیدار اقلیدس کی
 اوسکے دل میں جمے رہتے تھے بذریعہ قوت لامسہ اوسنے واسطے دریافت اشکال کہ
 چنانچہ یونانیوں کے نقطون کے تھین تھوڑی تھوڑے فاصلہ پر رکھ دیتا تھا
 اوچند مجین گاڑ کر اومنین کا باندھ کر اشکال اقلیدس کی بناتا تھا اور مسی
 ایلمہ ہندس نے بعد نابینا ہونے کے کئی کتابیں تصنیف کیں اور مسی اومون نے
 خلقت کے بیان میں نابینائی میں کتاب تصنیف کی شاعر و مکتوب بھی نابینائی سے
 بہت فائدہ فکر و غور کا ہوتا ہے لہذا نابینا لوگ مشہور پینا شاعر ہوتے ہیں چنانچہ
 ہند میں سوراس اسید طرح سے دانشمند مثل اوس درخت کو کہے کہ جو دوسری
 سایہ کی وجہ سے بڑھ نہیں سکتا تو وہ دوسری جانب سے اپنا پھیلاؤ کرتا ہے
 سلع ہذا اندھون کا اگر ایک رستہ بند ہے تو دوسرا رستہ بھی نکل سکتا ہے
 غرض کہ ایسے ایسے امور ایجاد ہوتے جاتے ہیں تا ترقی کامل یہ بھی اپنے کمال پر
 مثل سابقین کے ہو جاوے نیک اور بیک اپنا اعتراض کر نیک قدرت خدا ہی ہر ایک کا زمانہ و نقطہ
 سوال یہ مرکب و خانی نو ایجاد اہل یورپ یعنی ریل اس مشین انک کس قدر زمین پر
 جاری ہے فقط جواب از رو کے گزرتا آف انڈیا نمبر ۲۴ مرقومہ ۱۹ جون ۱۸۵۰ء
 اس طرح پر ہے ایسٹ انڈیا ریلوی ۱۵۰۰ میل جاری ہے ایسٹرن نکال
 ۵۸ میل جاری ہے اوڈھ و ہیکل گھنڈریلو ۵۲۴ میل جاری ہے پنجاب
 دہلی ریلوے پانسو چوٹن میل انگریزی سندھ ریلوے ۱۰۴ میل کلکتہ مومہ ایسٹرن
 اسٹیت ریلوی ۸۳ میل راجپوتانہ اسٹیت ریلوے ۱۲۰ میل بونکر اسٹیت
 ریلوے ۳۶ میل مدراس ریلوے ۵۷۰ میل گزرتا آف انڈیا میں شولار ریلوے

